بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھ (۶) باتیں

تبلیغی کام کرنے والوں کے لئے بنیادی اصول

مُرتبہ:
مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلندشہری

مجلس نشریات اسلام

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً

(رواہ البخاری)

تبلیغ دین کرنے اور اس کے بنیادی اصول و قواعد سیکھنے کے لئے

چھ باتیں

(بہ ترمیم نو)

مع اضافہ ہدایت و نصیحت برائے حضرات مبلغین از حضرت شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اس مجموعے میں حضرت مولانا شاہ محمد الیاس قدس سرہ کی تبلیغی تحریک کے چھ نمبروں یعنی کلمہ طیبہ، نماز، علم و ذکر، اکرام مسلم، اخلاص نیت، تفریغ وقت کو آسان اردو زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ جن کا دھیان رکھ کر زندگی گزاری جائے تو ہر انسان خدا کا محبوب بندہ بن سکتا ہے۔

مرتبہ

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

مجلس نشریات اسلام ۱-کے-۳۰ ناظم آباد مینشن - ناظم آباد نمبر ۱ کراچی ۱۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاکستان میں جملہ حقوق طباعت واشاعت
بحق فضل ربی ندوی محفوظ ہیں

کتاب ———— چھ ۶ باتیں
تصنیف ———— مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری
طباعت ———— شکیل پرنٹنگ پریس کراچی
ٹیلیفون ———— ۶۲۱۸۱۷
قیمت ————

ناشر
فضل ربی ندوی
مجلس نشریات اسلام ۱۔کے ۳۰ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۔ کراچی ۴۶۰۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اما بعد۔ گذرے ہوئے زمانے میں سیکڑوں برس سے نیک کاموں کی راہ بتانے اور برے کاموں سے روکنے کا چرچا مسلمانوں سے چھوٹ چکا تھا، اگر کوئی خدا کا بندہ کسی جگہ اس دینی کام میں لگتا تھا تو تنہا ہی لگا رہتا تھا، اور کسی جماعتی طریقہ پر یہ کام جاری نہ تھا۔

(حضرت) مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی قبر کو خدا نور سے بھر دے جنہوں نے بستی حضرت نظام الدینؒ دہلی میں تبلیغی کام کو جماعتی شان سے شروع فرمایا اور اُن بندوں کو عمل کی راہ بتائی جو قرآن و حدیث میں تبلیغ کا حکم پڑھ کر تعمیل سے اس لئے محروم رہتے تھے کہ اس فریضہ کا عملی نقشہ سامنے نہ ہوتا تھا۔ مولاناؒ نے جو تبلیغ کا طریقہ بتایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ چند آدمی مل کر چلیں، جن میں کچھ سکھانے والے ہوں اور کچھ سیکھنے والے ہوں اور سب کے سب ہر موقعہ پر دینی احکام پر عمل کرنے کی مشق کریں تاکہ گھر آکر بھی دین کے احکام پر چل سکیں اور ان کو دنیا کے کاروبار بددینی میں نہ لگائیں۔

تجربہ اس کا گواہ ہے کہ ان اصولوں کے موافق تبلیغی کام میں جان کھپانے سے جن کو مولاناؒ نے طریق تبلیغ کی روح اور جان بتایا ہے آخرت کا فکر، خدا کا خوف مرنے کے بعد کی زندگی کا دھیان جیسے انمول فائدے حاصل ہوتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں۔ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے اور عمدہ سے عمدہ نماز پڑھنے اور آپس میں اسلامی اخلاق استعمال کرنے کے مواقع ملتے ہیں اور دین سیکھنے اور سکھانے کا درد پیدا ہوتا ہے۔

ان تبلیغی اصولوں کو حضرت مولاناؒ تبلیغی نمبر فرمایا کرتے تھے اور گھر سے نکلنے کے زمانے میں ان کا دھیان رکھتے ہوئے زندگی گذارنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ ان میں چھ نمبر یعنی کلمہ، نماز، علم و ذکر، اکرام مسلم، اخلاص نیت تفریغ وقت، تبلیغی کام کی رُوح اور جان ہیں اور ساتواں نمبر یعنی ترک لایعنی بطور پرہیز اور شرط کے ہے۔

ان تبلیغی نمبروں کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے ذریعے خدا کے حکموں پر چلنے اور خدا کا فرماں بردار بندہ بننے کی مشق کی جائے اور ان نمبروں کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) کلمہ طیبہ، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کا جذبہ اور بندگی کا تقاضہ پیدا کرنے کے لئے ہے اور (۲) نماز، اِس لئے ہے کہ اس کے ذریعے پوری زندگی میں دینی احکام پر عمل کرنے کی مشق کی جائے (۳) علم، اِس لئے ہے کہ خدا کے حکم اور اُن کی ادائیگی کا طریقہ معلوم ہو اور عمل کی فضیلت اور قیمت کا پتہ چلے اور نافرمانی کی وعیدیں معلوم ہو جائیں (۴) ذکر اس لئے ہے کہ اس کے ذریعے بندگی کا جذبہ بڑھے اور خدائے تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کا دھیان بندھ جائے (۵) اکرام مسلم، بندوں کے ساتھ زندگی گذارنے کے طریقہ کا دھیان رکھنے کا نام ہے (۶) اور اخلاص نیت، ان سب چیزوں کو رضائے خدا کے لئے کرنے اور عمل سے صرف آخرت مقصود بنانے کے لئے ہے پھر

toobaa-elibrary.blogspot.com

چونکہ تجربہ بتاتا ہے کہ ان چیزوں کا دھیان رکھنا اور اُن کے موافق زندگی گذارنا گھر اور کاروبار کے ماحول میں بہت مشکل ہے اس لئے اِن چیزوں کی عملی مشق کی عادت ڈالنے کے لئے (۵) تفریغِ وقت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اپنے کام کاج اور گھر اور دوکان اور اپنی محبوب چیزوں اور آرام وراحت کو چھوڑ کر جماعت کے ساتھ جائیں اور ان نمبروں کی پابندی کرتے ہوئے اُن پر عمل کرنے کی فضا بنائیں اور دوسروں کو بھی اِن ہی نمبروں کی دعوت دیں اور اس زمانے میں غیر اہم وغیر ضروری اور لایعنی مشغلہ سے پرہیز کریں۔ یہی ترک لایعنی کا حاصل ہے۔

اِن ورقوں میں عورتوں، بچّوں اور کم پڑھے لکھے اصحاب کی رعایت کرتے ہوئے آسان اور عام فہم زبان میں تبلیغی نمبروں کی مختصر تشریح کی گئی ہے تاکہ گھر سے نکلنے کے وقت اُن کے ذریعے ان نمبروں کو ہر مبلّغ سُنا سکے اور دوسروں کو پہنچا سکے۔ مگر یہ واضح رہے کہ عملی قدم اُٹھائے بغیر صرف کتاب پڑھنے سے کام سمجھ میں نہیں آسکتا۔ لہٰذا سب سے پہلے تمام مسلمانوں کو ہماری دعوت یہ ہے کہ پہلے اس تبلیغی کام میں حصہ لیں اور جب جماعت کے ساتھ باہر جائیں تو اس وقت اِس کتاب کے ذریعے ان نمبروں کا مذاکرہ کریں۔ جن حضرات نے اس کام میں حصہ لیا ہے اور دینی زندگی کا کافی حصہ اس میں خرچ کیا ہے۔ علاقہ میوات اور ضلع سہارنپور، مرادآباد میرٹھ، لکھنؤ اور بالخصوص بستی حضرت نظام الدین اولیاؒ دہلی میں موجود ہیں۔ اِن حضرات سے مل کر کام کرنے سے یہ طریقہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر "الفرقان" لکھنؤ نے اس رسالے کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

حرف بحرف دیکھ کر بعض جگہ ترمیم فرمائی ہے۔ ایک ضروری اطلاع (جو اہل علم سے متعلق ہے) یہ ہے کہ اس رسالے میں جن حدیثوں کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ وہ مشکوٰۃ شریف سے لی گئی ہیں۔

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

پہلا نمبر ــــــ کلمۂ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یہ کلمہ بندہ کی طرف سے ایک اقرار ہے یعنی بندہ اس کلمہ کو پڑھ کر اپنے رب سے اقرار کرتا ہے کہ میں تیرا بندہ اور غلام ہوں۔ اب سے تیرے حکموں پر چلوں گا اور جن چیزوں سے تو نے منع کیا ہے اُن سے بچوں گا۔ اس کلمہ کے متعلق چار چیزوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ اوّل اس کے الفاظ صحیح یاد ہوں، دوسرے اس کے معنی کا پتہ ہو۔ تیسرے اس کے مطلب کا علم ہو۔ چوتھے اس کے تقاضوں کو معلوم کر کے اُن پر عمل کرتا ہو۔

لفظ اور معنی اس کلمہ کے دو حصے ہیں۔ اوّل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دونوں کو ملا کر معنی یعنی ترجمہ یہ ہوا کہ:۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔"

toobaa-elibrary.blogspot.com

کلمہ کا مطلب

اللہ کے معبود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اُسی کی بندگی کرے اور بندگی کے جو طریقے اس نے بتائے (یعنی نماز روزہ، صدقہ وغیرہ) اس میں کسی کو شریک نہ کرے۔ اسی کو حاجت روا، مشکل کشا، نگہبان اور مددگار اور نفع نقصان پہنچانے والا۔ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر بات کا سننے والا یقین کرے۔ اس کی ہدایت کو حق اور اس کے احکام کو قابلِ عمل سمجھے۔ اور جو رسم و رواج اور دنیا والوں کے قانون اس کے حکم کے خلاف ہوں اُن کے باطل ہونے کا یقین رکھے، ہر کام اور ہر معاملہ میں پہلے اللہ کا حکم معلوم کرے، پھر اس پر عمل کرے۔ اسی کی رحمت کا اُمیدوار رہے اور اس کے قہر و غضب سے ڈرتا رہے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے معنی یہ ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرنے کے بعد میں جو خدا کے احکام پر چلوں گا وہ خود بخود معلوم نہیں ہو سکتے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہبری سے بندوں تک اللہ کے احکام پہنچے ہیں، میں اُن ہی کے بتائے ہوئے طریقوں سے خدا کی بندگی کروں گا۔ وہ خدا کے نبی اور اس کے سچے رسول ہیں۔ جنہوں نے اپنے پاس سے کوئی بات بھی نہیں بتائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، خدا کی اطاعت ہے، اور آپ سے محبت رکھنا خدا ہی سے محبت رکھنا ہے۔ آپ کی بات کا ماننا ضروری اور فرض سمجھے، آپ کے حکم کو بلا چون و چرا تسلیم کرے، آپ نے جو غیب کی باتیں بتائی ہیں اُن پر ایمان لائے، مثلاً فرشتوں پر، تقدیر پر، دوزخ پر جنت پر اور قبر کے حالات پر اور قیامت قائم ہونے پر، اگرچہ یہ باتیں سمجھ میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی نہ آتی ہوں، یہ یقین رکھے کہ آپؐ نے زندگی گذارنے کا جو طریقہ بتایا ہے اور پوری طرح اس پر خود عمل کر کے دکھایا ہے وہی حق اور خدا کو پسند ہے۔ اس کے خلاف زندگی گذارنے والا خدا کا محبوب اور پیارا اور سیدھی راہ پر چلنے والا نہیں ہو سکتا۔

کلمہ کا مطالبہ

کلمہ کے مطلب کو دل سے ماننے کے بعد بندہ مومن ہو جاتا ہے اور اس کے ذمہ بہت سی چیزوں کا کرنا اور بہت سی چیزوں کا چھوڑنا ضروری ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اخلاص یہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کو خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے روک دے۔ لہذا اس کلمہ کے پڑھنے والے کو ہر موقعہ پر خدا کے حکموں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ بیاہ شادی اور مرنے جینے، کھانے پینے، سونے جاگنے اور خرید و فروخت، لین دین اور دوسرے تمام موقعوں میں خدا کے حکم معلوم کرے، اور اُن پر چلے۔ جو خدا حکم دے اس پر عمل کرے، اور جس کام سے روکے اُس سے رُک جائے۔

لا الہ الا اللہ کی فضیلت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے اور فرمایا ہے کہ سَو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ لیا کرو، کیونکہ یہ کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور کوئی عمل اس سے آگے نہیں بڑھتا اور فرمایا ہے کہ جس نے صبح و شام سَو سَو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا اس کو اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ذریعے اپنا ایمان تازہ کیا کروؔ۔

لہ ترغیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوسرا نمبر ـــــــــ نماز

کلمۂ طیبہ کا اقرار کر لینے کے بعد بندے کے ذمّہ خدا کے حکموں کا پورا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اِن حکموں میں سب سے پہلا حکم "نماز" ہے جو ہر بالغ مرد و عورت پر رات دن میں پانچ وقت فرض ہے۔ جو بندے کلمہ طیبہ کے اِقرار کے بعد نماز کی پابندی کرتے ہیں وہ اس اقرار کو اپنے عمل سے پورا کرتے ہیں جو کلمہ میں کیا تھا، اور جو لوگ نماز کی پابندی نہیں کرتے چونکہ وہ اپنے غلامی کے اقرار کو اپنے عمل سے جھوٹا کر دکھاتے ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اُس نے کفر کا کام کیا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز چھوڑنے والا قیامت کے دن قارون اور فرعون اور (اس کے وزیر) ہامان اور (مشہور مشرک) اُبَی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

کلمہ کے بعد نماز سب اعمال سے افضل ہے۔ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب اور بامراد ہو گا۔ ورنہ (آخرت کی نعمتوں سے) محروم ہو گا اور بڑے ٹوٹے گھاٹے میں رہے گا۔ لہٰذا نماز کو ہمیشہ خوب پابندی سے ٹھیک وقت پر اچھی طرح وضو کر کے اور دل لگا کر پڑھنا چاہیے تاکہ آخرت میں کافروں کے ساتھ حشر نہ ہو اور دوزخ کے عذاب سے نجات ملے۔

جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے (یعنی سُبحانکَ اللّٰھُمَّ اور التّحیّاتُ وغیرہ) اس کو صحیح یاد کرے تاکہ اس کے غلط ہونے سے نماز غلط نہ ہو جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نماز کے فرض اور سنتیں اور نماز صحیح ہونے کی شرطیں اور وہ چیزیں معلوم کرے جن سے نماز صحیح ہو اور نماز میں دل لگنے لگے اور ہمیشہ اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرتا رہے۔

نماز میں یہ بڑی خوبی ہے کہ نماز پڑھتے وقت نمازی کے سب اعضاء (یعنی، ہاتھ پاؤں، سر اور کمر، ناک اور ماتھا اور زبان وغیرہ) سب کے سب عبادت ہی میں بندھ جاتے ہیں۔ گویا کہ نمازی کے بدن کا ہر حصہ خدا کے حکم پر چلنے کی مشق کرنے لگ جاتا ہے۔ اگر کوئی ٹھیک ٹھیک نماز پڑھے تو نماز کے باہر بھی اس کے بدن کے کسی حصے سے گناہ نہ ہو۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

قرآن شریف میں سیکڑوں جگہ نماز کا ذکر ہے اور جگہ جگہ نماز ٹھیک پڑھنے کا حکم آیا ہے اور حدیثوں میں بھی نماز کی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو (معمولی) گناہ ہو جاتے ہیں، وہ نماز سے معاف ہو جاتے ہیں اور فرمایا ہے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو جس طرح اُس کے بدن پر میل نہیں رہ سکتا، اسی طرح پانچوں نمازوں کے پڑھنے سے خدا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو اُن سے نماز پڑھنے کو کہو اور جب دس برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو مار کر نماز پڑھاؤ۔

جماعت کی نماز

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز سے ستائیس درجہ (ثواب میں) بڑھی ہوئی ہے، اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن

toobaa-elibrary.blogspot.com

لوگوں کو مع گھروں کے جلا دینے کا ارادہ فرمالیا تھا جو جماعت کی نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے۔ مگر بچوں اور عورتوں کے خیال سے اس پر عمل نہیں فرمایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جماعت چھوڑنے کی اس منافق کو ہمت ہوتی تھی جو کھلا منافق ہوتا تھا اور حدیث میں آیا ہے کہ عشار کی نماز باجماعت پڑھنے سے آدھی رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے سے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

رکوع سجدہ ٹھیک کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نماز کی طرف نگاہ نہیں فرماتے جو رکوع سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔ اور فرمایا ہے کہ سب سے بری چوری یہ ہے کہ انسان نماز کی چوری کرے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ نماز کی چوری کیسی؟ فرمایا۔ نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہ کرنا نماز کی چوری ہے۔

بے وقت نماز پڑھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہے اور جب سورج پیلا پڑ جائے تو کھڑے ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے، اور خدا کو تھوڑی دیر یاد کرتا ہے۔

تیسرا نمبر — علم و ذکر

اس نمبر میں دو چیزیں ہیں: اوّل علم، دوسرا ذکر ہے۔ حدیثوں میں ان دونوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ خبردار بلاشک ساری دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ مگر اللہ کا ذکر اور اس کے موافق چیزیں اور (دین کا) عالم اور (دین کا) طالبِ علم۔ لہٰذا ہر مسلمان کو علم و ذکر کے اونچے درجوں پر پہنچنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

علم

اللہ کو وہی علم پسند ہے جو بندہ کو خدا تک پہنچائے اور خدا کے احکام پر چلائے۔ دین کا اِتنا علم حاصل کرنا جس سے اپنا دین درست ہو سکے ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔ جب بندہ نے اللہ کی غلامی کا اِقرار کر لیا اور دِل سے اللہ کے حکم پر چلنے کا پکّا اِرادہ کر لیا تو اب بندہ کے ذمّہ ضروری ہے کہ خدا کے حکموں کو معلوم کرے اور عبادت کے طریقے دریافت کرے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، آپس کے معاملات، رہن سہن اور کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے اور ان کے علاوہ دوسری چیزوں کے احکام معلوم کرے اور کم از کم اُن حکموں کو ضرور ہی معلوم کرے جن پر عمل نہ کرنے سے بڑے بڑے گناہ ہو جاتے ہیں اور معلوم کر کے عمل بھی کرے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بلاشبہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والوں میں دین کا وہ جاننے والا بھی ہوگا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہ اُٹھایا۔

عالِم اور طالبِ علم کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کو بھلائی کی راہ بتا دے تو اس کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور فرمایا ہے کہ جتنا ایک سمجھ دار عالم شیطان پر بھاری ہے، ہزار عابد اس پر اتنے بھاری نہیں ہیں اور فرمایا ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو شخص اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے علم حاصل کرتے کرتے مرگیا تو اس کے اور نبیوں کے درمیان جنّت میں بس ایک درجے کا فرق ہوگا اور فرمایا ہے کہ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اور فرمایا ہے کہ خدا اُس بندے کو ترو تازہ رکھے جو میری بات سُنے اور اس کو صحیح صحیح یاد کرے اور دوسروں کو جوں کی توں پہنچادے۔

علم حاصل کرنے کے لئے گھر چھوڑنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لئے نکلا وہ واپس ہونے تک اللہ کی راہ میں ہے۔

طالب علموں کی خدمت اور نصرت

حدیث میں آیا ہے کہ صحابہؓ کو مخاطب کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک لوگ تمہارے تابع ہیں میرے بعد تم سے علم حاصل کریں گے اور بے شک تمہارے پاس دُور دُور سے بہت سے لوگ دین سمجھنے کے لئے آئیں گے۔ سو جب وہ تمہارے پاس آئیں تو اُن کے بارے میں اچھا سلوک کرنے کی وصیّت قبول کرلو۔ یعنی جب علم حاصل کرنے والے تمہارے پاس آئیں تو ان کی خبر گیری کرو۔ اُن کی مجلسوں میں بیٹھو، اور اُن کی خیر خبر لو۔

علمی مجلسوں کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کچھ لوگ جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں جمع ہوکر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو سناتے ہیں تو اُن پر اطمینان نازل ہوتا ہے اور اُن پر رحمت چھا جاتی ہے اور اُن کو فرشتے گھیر لیتے ہیں ، اور خدا اُن کو اپنے درباریوں میں یاد فرماتا ہے۔

ذِکر

تیسرے نمبر کا دوسرا حصہ ذکر ہے۔ ذکر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کی طرف دھیان رہے اور اُس کی یاد میں دِل سے لگا رہے۔ زیادہ مشق کرنے سے اور زبان کو اللہ کی یاد میں لگائے رہنے سے یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جن بندوں نے ذکر کا نفع اور اُس کی برکتیں سمجھ لی ہیں وہ اپنی عمر کا ذرا سا حصہ بھی خدا کی یاد سے خالی نہیں جانے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضؓ کو نصیحت فرمائی تھی کہ ہر وقت تیری زبان اللہ کی یاد میں تر رہے، اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور وہاں سے اللہ کا ذکر کئے بغیر اُٹھ جائیں تو یہ سمجھو کہ گویا وہ مُردار گدھے کی لاش کو کھاتے کھاتے اُٹھے ، اور یہ مجلس اُن کے لئے (آخرت میں) حسرت کا سبب بنے گی۔

ایمان دار بندوں کو چاہیے کہ اللہ کو بہت زیادہ یاد کریں اور اللہ کے احسانات اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر کر کے اللہ کی بڑائی اور عظمت کا دھیان جمائیں اور اس طرح اللہ کے ساتھ محبّت خوب قوی کریں۔ جس قدر ذکر زیادہ ہوگا اسی قدر عمل میں نور پیدا ہوگا۔ اور علم میں جان پڑ جائے گی۔ خدا کی بزرگی کا دھیان ہوگا اور خدا سے محبّت بڑھے گی اور ہر کام میں بندگی کا رنگ اور عبادت کی شان پیدا ہوگی۔ خاص کر تبلیغی سفر کے زمانے میں یادِ خداوندی سے کسی وقت غافل نہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہا جائے۔

حدیثوں میں جو ہر وقت کی دعائیں آئی ہیں مثلاً سونے[1] جاگنے کی اور مجلس کے ختم کی، کھانے کی اور اس سے فارغ ہونے کی۔ گھر میں جانے کی اور گھر سے باہر آنے کی سفر کرنے کی اور سفر سے واپس آنے کی۔ سواری پر سوار ہونے کی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی، اور اُن کے علاوہ جو اور وقتوں کی ہیں ان کو یاد کر کے اگر دھیان کے ساتھ ہر موقعہ پر پڑھنے کی عادت ڈالی جائے تو ہر وقت اللہ کی یاد کی مشق ہو سکتی ہے۔

ہر شخص اپنی مشغولیت اور فرصت کے اعتبار سے جس قدر بھی ذکر میں وقت گذارے تھوڑا ہے۔ مگر یہ تو کم ازکم ہر شخص کر سکتا ہے کہ صبح شام ایک ایک تسبیح تیسرے کلمہ اور درود شریف و استغفار کی پڑھ لیا کرے۔ اور تلاوتِ قرآن پاک کا بھی اپنی فرصت کے موافق وقت مقرر کر لے۔ آخرت کی بے انتہا نعمتیں جو ذکر کے بدلے میں ملیں گی اُن کے لئے دُنیا کا کچھ نقصان بھی ہو جائے تو کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

ذکر کی فضیلت

حدیثوں میں آیا ہے کہ ذکر سے دِل کی صفائی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ ذکر کی برابر کوئی چیز بھی اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں۔ حدیث میں یہ بھی ہے کہ غافلوں میں ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ رکھا ہو۔ بخاری شریف میں ہے کہ جو بندہ خدا کو یاد کرتا ہے اس کو خدا اپنے درباریوں میں یاد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] مسنون اور مقبول دعائیں (جیبی سائز میں) یہ سب دعائیں یک جا جمع کردی گئی ہیں۔ جن کو ہم نے پوری صحت کے ساتھ طبع کرائی ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص کی گود میں روپے ہوں جن کو وہ راہِ خدا میں بانٹ رہا ہو، اور دوسرا شخص خدا کا ذکر کر رہا ہو تو یہ ذکر کرنے والا ہی افضل رہے گا۔[۱]

چوتھا نمبر ـــــــ اکرامِ مُسلم

اس نمبر کا حاصل یہ ہے کہ بندوں کے حقوق کا دھیان رکھا جائے۔ اور موقعہ بہ موقعہ ان کو ادا کرنے کی مشق کی جائے اور جس کا جو درجہ ہو اسی کے موافق اس کے ساتھ برتاؤ ہو۔ خاص کر مسلمان کی عزت اور خدمت کا بہت خیال رکھا جائے۔ کیوں کہ مُسلمان کے دل میں اللہ کا نور موجود ہے جو بہر حال عزت اور احترام کے قابل ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے علمِ دین رکھنے والوں کی قدر نہ پہچانے۔ اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ تین شخصوں کی توہین منافق ہی کرے گا" اوّل۔ بوڑھا مُسلمان، دوسرا عالم تیسرا۔ مسلمانوں کا منصف بادشاہ[۲]

مومن کی شان یہ ہے کہ ہر مخلوق کے حقوق کا دھیان رکھے اور تواضع کے ساتھ پیش آئے، جو اپنے لئے پسند کرے وہی سب کے لئے پسند کرے۔ نہ کسی سے بغض رکھے، نہ حسد کو دل میں جگہ دے، نہ اپنے کو بڑا سمجھے۔ سب کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے مُسلمان کو خود سلام کرے۔ کوئی ستائے تو معاف کر دے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرے، سب کی آبرو کو اپنی آبرو جیسی سمجھے غیبت

[۱] ترغیب [۲] ترغیب۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے دور رہے۔ کسی کا عیب دیکھے تو چھپائے۔ جو کسی معاملے میں کوئی مشورہ چاہے تو اُس کو صحیح مشورہ دے۔ ضرورت کے وقت مالی امداد بھی کرے۔ دوسرے کی مصیبت پر خوشی نہ کرے، اور سب سے بڑھ کر ہر انسان کی خدمت یہ ہے کہ اُس کے دل میں اللہ کے دین کی عظمت اور آخرت کی فکر پیدا ہو جانے کی کوشش کرے تاکہ آخرت کے عذاب سے وہ بچ سکے اپنے بھائی کی یہ سب سے بڑی خدمت اور خیر خواہی ہے۔ اسلام نے سب مسلمانوں کو مِل جُل کر زندگی گذارنے کی تعلیم دی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسرے کی راحت رسانی کی تاکید بھی کی ہے۔ مثلاً عید اور جمعہ میں اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر جانے کو فرمایا ہے گردنوں پر سے پھلانگ کر جانے اور دو آدمیوں کے درمیان اُن کی اجازت کے بغیر بیٹھ جانے یا کسی کو اس کی جگہ سے ہٹانے کو منع فرمایا ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مومن وہ ہے جس کی طرف سے لوگ یہ اطمینان رکھیں کہ یہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ شخص جنّت میں داخل نہ ہوگا جس کی تکلیفوں سے اُس کا پڑوسی مطمئن نہ ہو۔ اِن حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ایسی زندگی اِختیار کرنی چاہیئے کہ دوسروں کے دِلوں پر اس درجہ گھر کر لے کہ اُن کے دلوں میں یہ کھٹکا بھی نہ رہے کہ یہ کبھی ہمیں نقصان پہنچائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس نے کسی پریشان حال کی مدد کر دی، اس کے لئے خدا تہتّر ۷۳ مغفرتیں لکھ دے گا ان میں سے ایک سے اُس کے سب کام بن جائیں گے اور بہتّر ۷۲ قیامت کے دن اس کے درجے بلند کرنے کے لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوں گی۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جب انسان اپنے گھر سے اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے روانہ ہوتا ہے تو اس کو ستر ہزار فرشتے رخصت کرتے ہیں اور سب کے سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ جو شخص سفر میں ساتھ ہو اُس کی خدمت گذاری کے بارے میں فرمایا ہے سفر میں وہی سردار ہے جو ساتھیوں کی خدمت کرے۔ جو شخص اپنے ساتھیوں سے خدمت میں بڑھے گا تو اُس کے ساتھی کسی عمل میں اس سے نہیں بڑھ سکتے۔ ہاں اگر کوئی شہید ہو جائے تو دوسری بات ہے۔

پانچواں نمبر ــــــــ اِخلاصِ نیّت

اس کو تصحیح نیت بھی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نیک کام کرتے ہوئے یہ اِرادہ کرے کہ اُس کے بارے میں جو اللہ نے حکم دیا ہے مجھے اُس پر عمل کر کے محض اللہ کو راضی کرنا ہے اور اس عمل کے ذریعے کوئی دنیا کا نفع مقصود نہیں بلکہ صرف آخرت کی زِندگی سنوارنے کے لئے یہ عمل کر رہا ہو اور یہ بات پوری طرح جب حاصل ہو گی جب عمل کے اس ثواب کا پورا یقین ہو جو اللہ اور اُس کے رسول ــ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہو اور اسی کی اُمّید میں عمل کیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال کا بدلہ نیتوں پر موقوف ہے، اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اِس کی نیّت ہو۔ مطلب یہ ہے کہ صرف عمل سے عذاب و ثواب نہیں ملتا بلکہ اگر نیت اچھی ہے اور عمل صرف خدا کے لئے ہے تو اس عمل کا خدا کے یہاں ثواب ملے گا اور اگر عمل اچھی نیت سے کورا ہے اور نفس کی خاطر یا بندوں کے خوش کرنے کے لئے یا دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہے تو

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ عمل بے جان ہے اور اس کا خدا کے یہاں کچھ اجر نہیں بلکہ حدیث میں یوں آیا ہے کہ قیامت کے دن دنیا حاضر کی جائے گی اور اس میں جو کچھ خدا کے لئے ہوگا اس کو الگ کر لیا جائے گا اور باقی کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا[۱] صرف اللہ کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں اور جب بندہ اللہ کے لئے عمل کرنا چاہتا ہے تو نفس و شیطان اس کو اخلاص سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا صفتِ اخلاص حاصل کرنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ دنیا کا نفع اور دنیا کی شہرت اور نیک نامی کو فانی سمجھے اور آخرت کی نعمتوں کے ہمیشہ باقی رہنے کے یقین کو دل میں خوب جمائے۔ جن بندوں کو اخلاص نیت کی نعمت حاصل ہے وہ ان اعمال میں بھی اچھی نیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو خالص دنیاوی سمجھا جاتا ہے ایسے حضرات کھانے پینے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے اور کمانے وغیرہ میں بھی اچھی نیت کر کے ثواب کما لیتے ہیں مگر یہ درجہ حاصل ہونے کے لئے اللہ کے خاص بندوں کے پاس رہنے کی ضرورت ہے۔ بزرگوں نے مثال کے طور پر بتایا ہے کہ اگر روزے میں یہ نیت ہو کہ ثواب بھی ملیگا اور تندرستی کا بھی فائدہ ہوگا یا حج کرنے میں یہ نیت ہو کہ ثواب بھی ہوگا اور سیر بھی ہو گی اور دشمنوں سے بھی بچا رہوں گا، یا فقیر کو کچھ دینے میں یہ نیت کی کہ ثواب بھی مل جائے گا اور اس کا شور و غل بھی بند ہو جائے گا تو یہ سب باتیں اخلاص کی حد سے خارج ہیں۔ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ ایمان کیا ہے تو آپؐ نے جواب دیا کہ ایمان اخلاص کا نام ہے[۲]۔ ایک حدیث میں ہے کہ اپنے دین میں اخلاص رکھو، تم کو تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا[۳] —— ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا ایک شخص مال کے لئے جہاد

---

[۱] ترغیب [۲] ترغیب [۳] ترغیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرتا ہے اور ایک شخص شہرت کے لئے جہاد کرتا ہے کہ اس کی بہادری کا پتہ چل جائے تو (فرمایئے) اللہ کی راہ میں کون سا ہے۔ آپ نے فرمایا جو اس لئے جہاد کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو صرف وہ اللہ کی راہ میں ہے [1]

جو بندے اللہ کے لئے عمل نہیں کرتے اور اُن کا مقصود دنیا کا نفع ہوتا ہے وہ اپنے اعمال کا دکھاوا کیا کرتے ہیں، اور دکھاوا ایسا خبیث مرض ہے کہ جب نفس کی سب برائیاں چلی جاتی ہیں، اُن سب کے بعد ریا (یعنی دکھاوا) دل سے نکلتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے) فرمایا کہ تمہارے متعلق مجھے سب سے زیادہ شرک اصغر (چھوٹے شرک) کا خوف ہے۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا، شرکِ اصغر کیا؟ آپ نے فرمایا، دکھاوا۔ ایک حدیث میں ہے، کہ جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اُس نے شرک کیا۔ اور جس نے دکھاوے کا صدقہ دیا، اس نے شرک کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دوزخ میں ایک غم کا گڑھا ہے جس سے خود دوزخ روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اس گڑھے میں ریاکار عابد داخل ہوں گے۔

چھٹا نمبر ــــــــ تفریغِ وقت

تفریغ وقت کا لفظی ترجمہ وقت خالی کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے مشغلوں اور فنا ہو جانے والی زندگی کے دھندوں کو چھوڑ کر زندگی کا بہت بڑا حصہ محض رضائے الٰہی کے لئے خرچ کیا جائے اور اللہ کے حکموں کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے گھر بار چھوڑ کر خود اپنا ایمان قوی کریں۔ زندگی کے اس

---

[1] بخاری و مسلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

حصہ میں پچھلے پانچ نمبروں کی حقیقتوں اور تقاضوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی مشق کی جائے۔ کیونکہ تجربے سے یہ ثابت ہے کہ گھر رہتے ہوئے اور دنیا کے کاروبار میں لگتے ہوئے اسلامی احکام کا سیکھنا اور سکھانا اور آخرت کی فکر اور خدا کا خوف دل میں پیدا ہو جانا اور صحیح اِسلامی زندگی حاصل ہو جانا خصوصًا ہمارے اس زمانے میں بہت دشوار ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ دنیا کے مشغلوں سے آزاد ہوکر اور اللہ سے تعلق کو توڑنے والے بندھنوں کو کاٹ کر گھر بار چھوڑا جائے اور اللہ کے ان بندوں کے ساتھ مِل جُل کر جو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وطن چھوڑ چکے ہوں جماعتی شکل میں دینی احکام سیکھنے اور سکھانے کی مشق کی جائے اور سیکھنے سکھانے کے ساتھ اللہ کے بندوں کو بھی اللہ کی طرف بلایا جائے جو دنیا کی فانی زندگی پر جان کھپا رہے ہیں اور آخرت کی زندگی کو بھول چکے ہیں۔ خدا کے بندوں کو خدا سے مِلانے کی کوشش کرنا اور خدا کے احکام ان کو پہنچانا درحقیقت نبیوں کا کام ہے۔ جس کی ذمہ داری اب صرف اِس اُمّت ہی پر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح اتباع اور آپ کی غلامی کا پورا حق یہی ہے کہ ہر اُمتی آپ کے درد میں شریک ہو اور آپ کی طرح ہر چیز کو قربان کر کے گھر چھوڑنے میں اور اللہ کی طرف بلانے میں آپ کے قدم بقدم چلے۔ جس طرح آپ نے اِس راستے میں تکلیفیں اُٹھائیں اور مصیبتیں برداشت کیں اور آرام و راحت کو قربان کیا۔ اسی طرح اُمّت کو بھی چاہیئے کہ اس کام میں بھی غلامی کا حق ادا کرے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے دین پھیلانے کی ضرورت اور اُس کے آخرت والے نفعوں کو سمجھ لیا تھا اور وہ آخرت کا آرام و راحت حاصل کرنے کے لئے دنیا کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تکلیفیں برداشت کرتے تھے۔ اور اللہ کی راہ میں خوشی خوشی نکل کھڑے ہوتے تھے اور دنیا کی ضرورتوں کو دین کے تقاضے کے سامنے بھول جایا کرتے تھے اللہ کی راہ میں نکل کر ان حضرات کو پتے بھی کھانے پڑے اور جوتوں کے بجائے پیروں سے چیتھڑے لپیٹ لپیٹ کر اور روزانہ صرف ایک ایک کھجور کھا کھا کر گذارہ کیا۔ اُن کے زمانے میں دین کے پھیلانے کی ضرورت تھی اور آج دین کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے اور جس طرح اُنہوں نے جان کھپا کر اپنا فرض ادا کیا تھا۔ ہم کو بھی اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکلنے والوں کے لئے آخرت میں بڑے بڑے اجر و ثواب ہیں جن کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام خرچ کرنا ساری دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کی راہ میں کسی بندہ کے قدم غبار میں ہو جائیں تو اُن کو دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی۔

خدا کے بندوں کو اسلامی احکام پہنچانے سے تبلیغ کا فریضہ بھی زندہ ہوتا ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلاشبہ جب لوگ کوئی گناہ ہوتے دیکھیں اور (قدرت ہوتے ہوئے) اس کو نہ روکیں تو عنقریب خدا اُن سب پر عذاب بھیجے گا جس میں عام و خاص سب مبتلا ہوں گے ——

ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی قسم ضرور بالضرور نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو ورنہ جلد ہی خدا تم پر اپنا عذاب بھیجے گا۔ پھر اس وقت تم ضرور بالضرور خدا سے دعا کرو گے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور وہ دُعا قبول نہ کرے گا۔ قرآن شریف میں ہے :۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پارہ ، ۴)

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے جو خیر کی طرف بلائے اور نیکیوں کا حکم کرے اور برائیوں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہیں

اور ارشاد ہے :۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (پارہ ۔ ۴)

تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں (کے نفع) کے لئے ظاہر کئے گئے ہو اور نیکیوں کا حکم کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ تم پر ایسے ظالم بادشاہ کو مُسلّط فرمائے گا جو تمہارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور تمہارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اس وقت تمہارے برگزیدہ لوگ دُعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔ تم مدد چاہو گے تو مدد نہ ہوگی۔ مغفرت مانگو گے تو مغفرت نہ ہوگی۔

ساتواں نمبر ——— ترکِ لایعنی

یہ نمبر بطور شرط اور پرہیز کے ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اپنی عمر کے ایک ایک سانس کو قیمتی اور بہت بڑی نعمت سمجھ کر آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے کمانے میں خرچ کرے اور اپنے آپ کو یہی نہیں کہ گناہوں سے بچائے بلکہ فضول باتوں اور بے کار کاموں سے بھی بچے جن کے کرنے سے دین و دنیا کا فائدہ نہ ہو، کیونکہ فضول بات اور بے فائدہ کام میں اگر گناہ بھی نہ ہو تو یہ کیا تھوڑا نقصان ہے کہ اتنی دیر میں جو آخرت کی کمائی ہو سکتی تھی اُس سے محروم ہو گئے۔ مومن کی شان یہ ہے کہ بہتر سے بہتر اخلاق اور زیادہ سے زیادہ اجر بڑھانے والے کام کرتا رہے۔ اور گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ بے فائدہ باتوں، اور لایعنی کاموں سے بھی بچے کیونکہ اس سے نیکیوں کی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور لایعنی سے بچنے کی احتیاط نہ کرنے سے بعض اوقات زبردست گناہوں میں بھی انسان گھر جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابیؓ کی وفات ہوگئی، تو ایک شخص نے کہا کہ تجھے جنت کی خوش خبری ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خوش خبری دے رہے ہو حالانکہ تمہیں پتہ نہیں کہ شاید اس نے لایعنی بات کہی ہو یا ایسی چیز کے خرچ سے بخل کیا ہو جو خرچ سے گھٹتی نہیں ہے، جیسے علم یا آگ، نمک وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ زبان کو بہت سنبھال کر رکھنے کی ضرورت ہے کیا پتہ کس وقت زبان سے کیا نکل جائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ انسان اپنے پیر سے اتنا نہیں پھسلتا، جتنا اپنی زبان سے پھسلتا ہے۔ بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ بلاشبہ بندہ ضرور کبھی ایسا کلمہ اللہ کی ناراضگی کا کہہ دیتا ہے کہ اس کا اس کو دھیان بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس کی وجہ سے دوزخ میں اس سے بھی زیادہ گہرا گرتا چلا جاتا ہے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہے۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے ہر سانس کو نیکیوں میں خرچ کرے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

گناہوں اور بے فائدہ باتوں اور لایعنی کاموں سے بچے ۔ خاص کر جس زمانے میں دینی زندگی سیکھنے اور سکھانے کے لئے گھر چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکلا ہو اس وقت اس چیز کا خاص دھیان رکھے ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ گناہ اُن لوگوں کے ہیں جو بلا ضرورت کلام بہت کرتے ہیں

حضرت لقمان حکیمؒ سے کسی نے سوال کیا تھا کہ تم کو یہ حکمت کا مرتبہ کیسے نصیب ہوا ۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں سچ بولتا ہوں اور امانت ادا کرتا ہوں لایعنی سے بچتا ہوں[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی ایک خوبی بے کار چیزوں کو چھوڑ دینا ہے اور قرآن شریف میں ہے ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ — اور وہ مومن یقیناً کامیاب ہیں جو لغو چیزوں سے الگ رہنے والے ہیں ۔

---

[1] موطا امام مالک

toobaa-elibrary.blogspot.com

خُلاصۂ تبلیغ

بالفاظ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ مدرسہ کی تعلیم کے زمانے میں جو کچاپن باقی رہ گئی ہے اس کو دُور کرنے کے لئے کلمہ و نماز، چھوٹوں بڑوں کے آداب، باہمی حقوق، درستی نیت اور لغزش کے موقعوں سے بچنے کے علم و عمل کو سیکھنے کے لئے اِن اُصول کے ساتھ اپنے بڑوں سے لیتے ہوئے اِن لوگوں کے پاس جائیں جو ان سے بالکل محروم ہیں تاکہ اُن کی کچائی دُور ہو جائے۔ اور اُن کو واقفیت حاصل ہو۔

اس تبلیغی کام کے عنوانات

(۱) اپنے اصول پر محکم رہتے ہوئے اور ہر مسلم کے اصول اور حقوق کی رعایت رکھتے ہوئے اس سے نفع حاصل کرنا (۲) ہر شخص کا اپنے مبلغِ علم کے مطابق مسلّم اکابر کی نگرانی میں اوامرِ خداوندیہ و نصوصِ شرعیہ کا تتبع کرتے ہوئے اپنے علم و عمل کو صحابہؓ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرتے رہنا (۳) ہر مسلمان کے اندر حضورؐ کی لائی ہوئی خیروں میں سے کوئی نہ کوئی خیر (اس کے شر سے محفوظ رہتے ہوئے) حاصل کرنا اور اپنی خیر اس کو (اپنے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے) پہنچانا (۴) جہاد بالنفس یعنی اللہ کی پکار اور نفس کی پکار میں تمیز پیدا کرنے اور اللہ کی پکار کے وقت نفس کی پکار پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے نکلنا (۵) بطریق صحابہؓ علوم نبویہ کا طریق استعمال سیکھنا یعنی اس طرز پر علم حاصل کرنا کہ علوم موجودہ مروجہ ظاہراً و باطناً صحیح اور محکم ہوتے رہیں اور نامعلوم و غیر مروّج علوم منکشف ہوتے رہیں۔

(ماخوذ از ارشادات حضرت مولاناؒ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تبلیغی سفر۔ سفر کے آداب

(۱) جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے :

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِیْرُ (احمد)	اے اللہ میں تیری مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری قوت سے چلتا ہوں

(۲) گھر سے نکل کر یہ پڑھے :

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (مشکوٰۃ)	میں اللہ کا نام لے کر نکلا ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ، گناہوں سے بچانا ، اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کے بس کا ہے ۔

(۳) اپنا ایک امیرِ سفر بنالیں (جو امیر جماعت کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے)

(۴) جب سوار ہونے لگے اور رکاب (یا پائیدان) پر قدم رکھے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہے اور جب جانور کی پشت پر (یا سیٹ پر) بیٹھ جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے ۔ پھر یہ آیت پڑھے :

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝	پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم اس کو (بغیر اس کی قدرت کے) قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کے پاس جانا ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کے بعد ۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پھر یہ پڑھے :

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (مشکوٰۃ)	اے اللہ تو پاک ہے۔ بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ لہٰذا تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے

(۵) جب سوار ہو چکے (اور سواری چل پڑے یا پیدل جانا ہو تو خود چل دے) تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْۤءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔	اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں، سفر کی مشقّت سے، اور واپسی کی بدحالی سے، اور (کام کے) بن جانے کے بعد بگڑنے سے، اور مظلوم کی بددعا سے، اور بال بچوں اور مال میں خرابی دیکھنے سے۔

(۶) جب بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور جب (اوپر سے) نیچے اُترے تو سبحان اللہ کہے۔ اور جب کسی میدان یا نالے پر گذرے تو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللہ اکبر کہے (حصن)

(۷) پیدل چلنا پڑ جائے تو خوشی سے گوارا کرے بلکہ پیدل چلنے کا موقعہ نکالے اور چونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ کا اتباع ہے، اس لئے آخرت کے اجر کی خوب اُمید باندھ کر نفس کو تکالیف برداشت کرنے کا عادی بنائے۔

(۸) پیر پھسل جائے (یا ایکسیڈنٹ ہو جائے) تو بِسْمِ اللّٰہِ کہے۔ (حصن)

(۹) جب کسی منزل (اسٹیشن، موٹر اسٹینڈ وغیرہ پر) اُترے تو یہ پڑھے :

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ	اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ | کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

(۱۰) جب کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے لگے تو تین بار اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا (ولے اللہ ہمیں اس میں برکت دے) پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔ (حصن) | اے اللہ ہمیں اس شہر کے پھل نصیب کر اور یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے۔ اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔

(۱۱) ساتھیوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے اور ان کی خدمت کو بہت ہی غنیمت سمجھے۔ حدیث میں آیا ہے کہ سفر میں وہی سردار ہے جو خدمت گذار ہو اور جو خدمت میں ساتھیوں سے بڑھ جائے۔ اس کے ساتھی شہید ہونے کے علاوہ کسی عمل کے ذریعے اس سے نہیں بڑھ سکتے۔ (مشکوٰۃ)

امیر کے فرائض

(۱) اپنے ساتھیوں کے آرام وراحت کا خیال کرے سب سے مشورہ ۔۔۔ اور ہر ایک کی رائے کی قدر کرے اگر کسی ساتھی کی رائے پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھے تو اس کی رائے کے فائدے کو تسلیم کرتے ہوئے دوسروں کی رائے پر عمل کرنے کا فائدہ بتا دے۔

(۲) کسی ساتھی کے ساتھ سختی اور حکومت کے لہجے سے پیش نہ آئے۔

(۳) سب ساتھیوں کے مرتبے کو معلوم کرے۔ اور ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرے۔

(۴) اگر جماعت میں چند آدمی ایسے ہوں جو تقریر کر سکتے ہیں تو حسب موقع سب

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے تقریر کرائے۔ تاکہ اُن میں سے کوئی بھی دِل گیر نہ ہو۔ ہاں اگر کسی ساتھی کی تقریر کو تبلیغی طریق کار کے خلاف سمجھے تو اُس سے تقریر نہ کرانے میں ایسا انداز اختیار کرے جس سے اس کا دل نہ ٹوٹے۔

(۵) مناسب انداز میں لایعنی چیزوں پر اپنے ساتھیوں کو ٹوکتا رہے۔

(۶) صبح و شام کی تسبیحات کی پابندی کرائے۔ وقتاً فوقتاً ذکر کی تلقین کرتا رہے اور بالخصوص گشت کے وقت میں ذکر کی تاکید کا خاص دھیان رکھے۔

(۷) امیر تعلیم اور گشت کا متکلم اور دعوت کے لئے مقرر بھی امیر ہی مقرر کرے اور مناسب سمجھے تو خود ہی امیرِ تعلیم اور متکلم و مقرر بن جائے۔

(۸) سب ساتھیوں کو تبلیغی نمبر یاد کرائے اور اُن سے کہلواتا رہے صبح و شام اور سونے جاگنے، کھانے پینے اور دوسرے موقعوں کی دعائیں یاد کرائے۔

(۹) نہ جاننے والوں کو جاننے والوں کی سپردگی میں کردے کہ اُن سے دعائیں وغیرہ یاد کرتے رہو۔

(۱۰) مناسب سمجھے تو ساتھیوں پر کام تقسیم کردے۔ یہ کہ کسی کے ذمے تہجد کے لئے اُٹھانا اور کسی کے ذمے چاشت اور اشراق پڑھوانا کردے اور کسی کے ذمے ذکر کی پوچھ گچھ کردے جو ساتھیوں کو صبح و شام کی تسبیحات کا پڑھنا یاد دلا دیا کرے اور موقعہ بہ موقعہ مسنون[لے] دعائیں بتاتا رہے بشرطیکہ اس میں نفع سمجھے اور ساتھی اس پر راضی ہوں۔

لے مسنون اور مقبول دعائیں عکسی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۱) اگر ساتھیوں میں کچھ کشیدگی ہو جائے تو جلدی سے صلح کرادے۔

(۱۲) اپنے ساتھیوں کو بار بار فکرِ آخرت اور خوفِ خدا کی تلقین کرتا رہے اور اُن کے دلوں میں یہ بات پیدا کر دے کہ ہم دوسرں کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ اپنی زندگی سنوارنے کے لئے نکلے ہیں۔ باہر نکلنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم دینی ماحول میں اور دینداروں کے ساتھ رہ کر دین سے اپنا تعلق بڑھائیں اور اچھی سے اچھی نماز پڑھ کر کثرت سے ذکر کر کے اور آپس میں ایک دوسرے کی خدمت کر کے اللہ کو راضی کریں۔ اور اپنے نفسوں کو نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے روکنے کا عادی بنائیں۔ یہ جتنا وقت بھی ہم نے تبلیغ میں دیا۔ اس کا ایک سیکنڈ بھی ہمارا نہیں رہا۔ بلکہ ہم نے دین کے لئے وقف کر دیا۔ لہٰذا اِس وقت میں زیادہ سے زیادہ دین کی باتیں سیکھنا اور سکھانا چاہیئے ساری عمر تو ہم نے برباد کر دی۔ اب کم ازکم اس سفر کے دِنوں کو تو اس طرح گذار ہی دیں جیسے ایک مسلمان کو زندگی گذارنے کا حکم ہے۔

ہم میں کامیاب اور خوش نصیب وہی شخص ہے جو اس سفر کے آداب وحقوق ادا کرے اور گھر واپس آئے تو اس کی دینی حالت اور اخلاقی زندگی پہلے سے اچھی ہو۔

عِلم وذِکر

(۱) تبلیغی جماعت کی تعلیم کا موضوع یہ ہے کہ فضائل پڑھ کر اور سُن کر اور دوسروں کو سُنا کر دین کی طلب پیدا کی جائے اور اللہ کے وعدوں اور وعیدوں کو معلوم کر کے علم پر عمل کرنے کے لئے نفس کو آمادہ کیا جائے۔

(۲) جماعت کے نصابِ تعلیم کا اہم حصّہ نماز اور قرآن شریف کا صحیح کرنا بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ لیکن اس کے لئے جتنا وقت درکار ہے جماعت کے ساتھ رہ کر اتنا وقت نہیں مل سکتا اس لئے اِن دنوں میں یہ کوشش کی جائے کہ تعلیمی حلقہ میں شریک ہونے والوں کو اس کی ضرورت اور اپنی ناواقفیت کا احساس ہو جائے اور پھر اس کے لئے مستقل وقت خرچ کریں۔

(۳) حلقۂ تعلیم میں پچھلی زندگی پر بھی غور کرتے رہیں اور جو دین سے واقف ہوں اس پر شرمندہ ہوں کہ ہم نے مسلمانوں کو سکھانے میں زبردست کوتاہی کی ہے خدا اس جُرم کو معاف فرمائے۔ اور جن کو دین نہیں آتا ہے وہ نہ سیکھنے پر اور دین سے غافل رہنے پر افسوس کریں، اور آئندہ کے لئے توبہ بھی۔

(۴) جس قدر بھی خالی وقت گذرے۔ اللہ کی یاد میں زبان تر رکھنا چاہئے زبانی ذکر کے ساتھ دل سے بھی خدا کی طرف متوجہ رہے۔

(۵) جاننے والا دین سکھانے کو ضروری سمجھے اور جسے نہ آتا ہو وہ سیکھنا اپنے ذمّے کرے اور اپنے سے زیادہ جاننے والے سے سیکھتا رہے اور اپنی دینی معلومات حاصل کرتا رہے۔

(۶) دین صرف کتاب پڑھنے اور سننے سے نہیں آتا بلکہ عمل کرنے سے ہی عمل آتا ہے اور عمل ہی سے آئندہ عمل کرنے کی راہیں کھلتی ہیں۔ جس بات پر عمل نہ کیا جائے وہ ذہن سے بھی اُتر جاتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی دینی بات معلوم ہو فوراً اس پر عمل کرے اور عمل کے ذریعے اُسے یاد کرے اور عمل کے ساتھ ساتھ دوسرے کو بھی پہنچانا اپنے ذمّے لازم کرے۔

(۷) قرآنِ حکیم کی سورتوں اور نماز میں پڑھنے کی چیزوں میں جو غلطیاں آئیں،

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہیں صرف تعلیم کی مجلس ختم ہونے پر ختم نہ کر دیا جائے بلکہ اُن کو صحیح کرنے میں ہر وقت لگا رہے اور گھر آ کر بھی اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک وہ صحیح نہ ہو جائیں۔

(۸) تعلیم کی مجلس میں باادب بیٹھیں اور مجلس ختم ہونے تک دوسری طرف متوجہ نہ ہوں جو امیرِ تعلیم ہو وہی غلطی بتائے اور سب خاموش رہیں۔ اللہ اور اُس کے رسول کے کلام کی عظمت دل میں جما کر اس طرح بیٹھے رہیں جیسے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

(۹) حلقۂ تعلیم میں اِن چیزوں کو بہت زیادہ اہم سمجھیں :۔

الف۔ بقدر فرض، کلام اللہ کی تعلیم جس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی ذ، ز، س ص، ح، ہ، ع، ء، تا، طا اور پڑا زبر اور کھڑا زیر وغیرہ کی غلطیوں کا خاص لحاظ کیا جائے۔

ب۔ کلمہ کے الفاظ صحیح یاد کئے جائیں اور اس کا ترجمہ اور مطلب خوب ذہن نشین کیا جائے۔ حتّٰی کہ ہر شخص یہ سمجھ لے کہ اس کے مطالبوں پر عمل کرنا ہی اسلام ہے۔

ج۔ نماز کے ارکان اور شرطوں کی واقفیت حاصل کی جائے جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کو خوب صحیح یاد کریں۔ نماز کی فضیلت اور اُس کے چھوڑنے کی وعیدوں کو دُہرایا جائے۔ نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہونے اور نماز کو قیمتی بنانے کی ترکیبیں معلوم کر کے عمل کیا جائے

د۔ کلمہ، نماز، اکرامِ مسلم، علم وذکر، تبلیغ وغیرہ کے جو جو فضائل قرآن وحدیث میں آئے ہیں اور اُن کے چھوڑنے پر جن وعیدوں کا ذکر آیا ہے، کسی معتبر کتاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے سُنی جائیں۔

۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات، دین پھیلانے اور اِس بارے میں مصیبتیں برداشت کرنے کے واقعات اور سنّت کے موافق رہنے سہنے سونے جاگنے، نماز پڑھنے، کھانے پینے وغیرہ کے طریقے معلوم کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے حالات سُن کر اور پڑھ کر سبق لیں کہ اُنہوں نے تجارتوں اور کھیتوں اور بال بچّوں کے ہوتے ہوئے کیسی جانفشانی سے عالم میں دین پھیلایا اور اپنے رسول کا سچّا اِتباع کر کے دکھا دیا۔

۹۔ تبلیغی نمبر یعنی کلمہ، نماز، علم و ذکر، اکرامِ مسلم، اِخلاصِ نیت، تفریغِ وقت ترکِ لایعنی کو آپس میں خوب دُہرائیں۔ اور اُن کے موافق زندگی گذارنے کے طریقے اور مثالیں ایک دوسرے کو سمجھائیں۔

(۱۰)۔ صبح شام ایک تسبیح درود شریف کی، اور ایک کلمہ سوئم کی اور ایک استغفار کی ضرور پڑھی جائے۔ اور اگر کوئی ورد کی کتاب (مثلاً دلائل الخیرات، حزب الاعظم[۱] مناجاتِ مقبول) پڑھنے کا ورد ہو تو اُسے بھی پڑھیں۔

(۱۱)۔ مقامی لوگوں کو تعلیم میں شریک کرنے کے لئے گشت بھی کریں۔

(۱۲)۔ جس قدر بھی خالی وقت گذرے اس میں اللہ کی یاد میں زبان تر رکھے۔

نوافل

تبلیغی سفر کے زمانے میں نوافل کا بھی اہتمام کیا جائے۔ اشراق چاشت، تہجد، اوابین اور فرض نمازوں کے بعد کے نوافل اور غیر مؤکدہ سنتیں دھیان کر کے پڑھیں۔ (جو گھر رہتے ہوئے عموماً چھوڑ دی جاتی ہیں)

---

[۱] حزب الاعظم مترجم، مناجاتِ مقبول مترجم

toobaa-elibrary.blogspot.com

مگر اس سلسلہ میں یہ بات بہت زیادہ قابلِ لحاظ ہے کہ نوافل اور غیر مؤکدہ سنتوں سے دعوت کا کام مقدم ہے یعنی اگر گشت اور تقریر میں وقت خرچ کرنے سے نوافل چھوڑنے پڑتے ہوں تو پہلے گشت اور تقریر کا کام کریں اور اس کے بعد نوافل پڑھیں۔

گشت عمومی اور خصوصی

(۱) گشت کا موضوع یہ ہے کہ گلی کوچوں اور بازاروں میں اللہ کا ذکر کر کے ان غفلت کے مقامات کو بھی اللہ کے ذکر اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے کے مقامات بنا دیں اور اپنے ضعفِ ایمان کو دوسروں کے پاس لے کر پہنچیں اور اور ان کو کمالِ ایمان کی دعوت دے کر اپنا ایمان کامل بنائیں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر گھر پہنچ کر جو لوگوں کو دین کی دعوت دی تھی، یہ گشت اس کی نقل ہے۔

(۲) گشت کے وقت نظریں نیچی رکھیں اور زبان سے ذکر کرتے ہوئے دل کو بھی خدا کی طرف متوجہ رکھیں۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ دوسرے کے دل پر اثر پڑے گا۔

(۳) گشت نماز کے قبل ہونا چاہیئے۔ اور گشت میں دین کی اہمیت اور کلمہ کا مطالبہ دلوں میں اتارنے کی کوشش کریں اور ساتھ ہی ساتھ اسی وقت کی نماز کے لئے مسجد میں آنے اور اجتماع میں شریک ہونے کی دعوت بھی دیں بلکہ مسجد میں ساتھ لانے کی کوشش کریں (اور ایک آدمی اپنا ساتھ لگا کر مسجد بھیجتے رہیں) [1]

[1] از بندہ انیس احمد غفرلہٗ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴) ہر شخص سے کلمہ نہ سنیں، اور نہ ہر شخص سے نماز کو کہیں۔ بسا اوقات ایسا کرنے سے نقصان دہ نتیجے نکل آتے ہیں۔ اسی لئے اہل شہر اور بستی والوں کا ساتھ لے لینا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے یہاں کے آدمیوں کے مرتبوں کے موافق کام کرائیں۔

(۵) گشت سے پہلے دعا کر کے چلیں۔ دعا میں اپنی بے بسی اور عاجزی کا اظہار کریں، اور اللہ رب العزت کی جناب میں عرض کریں کہ ہم ضعیف اور ناتواں ہیں، تیری مدد اور نصرت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، تو ہی ہماری مدد فرما اور اپنے بندوں کے دلوں کو آخرت کی طرف پھیر دے اور ہم کو اس کا ذریعہ بنا لے۔ اے اللہ تو ہماری اس ناچیز کوشش کو قبول فرما۔ اور اس کو دین کے چمکنے کا ذریعہ بنا لے، اے اللہ تو ہمارے شر سے اُن کو محفوظ رکھ جن کے پاس ہم جا رہے ہیں اور اُن کے شر سے ہمیں محفوظ فرما۔ ان میں جو خیر ہے ہمیں بھی اس میں سے حصہ دے، اور ہم میں جو خیر ہے اُن کو اس سے بہرہ ور فرما (اور وقت پر اس کے علاوہ دل کے ساتھ جو دعا زبان پر آجائے کرلیں۔)

(۶) کسی سے مناظرہ نہ کریں اور سوال جواب میں نہ لگیں۔

(۷) گشت میں مقامی دین داروں کو ضرور ساتھ لیں، تاکہ اپنے یہاں کی بددینی کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، اور اس سے متاثر ہو کر تبلیغی کام کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

(۸) جب کسی شہر اور بستی میں پہنچیں تو وہاں کے خاص اہم آدمیوں کے پاس

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی جائیں اور اُن کے سامنے اپنا طریقِ کار واضح کریں اور موجودہ بد دینی کو بیان کرتے ہوئے تبلیغی کام کی ضرورت کو ظاہر کریں اور ان کو اس کام میں لگنے اور اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت دیں۔ خاص خاص آدمیوں سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ دین دار یا مال دار ہوں، یا اور کسی حیثیت سے اپنے شہر، محلّہ اور گاؤں میں بااثر ہوں۔ ایسے لوگوں سے بات کرتے وقت بڑی سمجھ اور بصیرت کی ضرورت ہے اور ذکر کا اہتمام تو بہر حال ضروری ہے۔

دعوت اور تقریر

(۱) تقریر بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ سمجھانے کا ذریعہ ہے۔ لہذا حاضرین کو بات سمجھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ موجودہ مقرروں کا طرزِ بیان اختیار نہ کریں۔ حاضرین کی سمجھوں سے اونچی باتیں نہ کہیں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار دُہرایا کرتے تھے تاکہ حاضرین سمجھ لیں۔ آپ کے کلمات علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے، جن کو گننے والا گن سکتا تھا۔

(۲) تقریر میں دُنیا کی حقیر چیزوں اور آخرت کی بے مثل ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا فرق واضح کریں۔ قبر کی سیکڑوں برس کی زندگی سنوارنے اور قیامت کے پچاس ہزار برس کے مشکل دن میں آرام ملنے کی فکر حاضرین کے دلوں میں ڈالیں اور دوزخ جیسی بے مثل مصیبت و تکلیف کی چیز سے بچنے کا دھیان دلائیں۔ مسلمانوں کی موجودہ بد دینی کی حالت کو خوب واضح کر کے دین کا کام کرنے کی اہمیت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو خوب اچھی طرح کھول کر بیان فرمائیں اور اس کے دنیا و آخرت کے فائدے ظاہر کریں

(۳) تبلیغی جماعت کے فائدے بتائیں اور جماعت کے ساتھ چلنے کی دعوت دیں۔

(۴) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چھوڑنے کی وعیدیں سنائیں اور فتنوں کے زمانے میں دین پر جمنے کی فضیلت سے آگاہ کریں۔ (مگر وعیدیں زیادہ نہ سنائیں)

(۵) اندازِ بیان حاکمانہ اور بزرگانہ اختیار نہ کریں۔

(۶) کوئی تقریر مطالبۂ عمل سے خالی نہ ہو۔ (یعنی وقت کی تشکیل ضروری ہے)

اطاعتِ امیر

ہر حکم میں امیر کی بات ماننے (بشرطیکہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ کرے) اگرچہ اس کا حکم نفس پر گراں گذرے اور اپنی رائے کے خلاف ہو۔ اور اگرچہ امیر اپنے سے کم پڑھا لکھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارا امیر ناک، کان کٹا ہوا شخص بنا دیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کے ذریعے لے چلتا ہو تو اس کی بھی بات سنو اور کہا مانو (مسلم شریف) بعض دفعہ ایسا بھی ہوگا کہ امیر تمہاری حیثیت سے کم حیثیت والے کو اعزاز و اکرام یا وعظ و تقریر کے لئے ترجیح دے گا۔ اگر ایسا ہو تو برا نہ مانو

حضرت عبادہ بن الصامت رضؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرطوں پر بیعت کی سختی میں اور آسانی میں اور خوشی میں، اور نفس کے خلاف میں، اور اپنے پر دوسروں کو ترجیح دیے جانے میں بات سنیں گے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس پر عمل کریں گے ، اور امیر سے امارت چھیننے کی کوشش نہ کریں گے اور جہاں بھی ہوں حق کہیں گے ۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے ۔ (مشکوٰۃ شریف)

کھانے پینے کے آداب

(۱) کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئے اور کلی بھی کرے۔

(۲) بسم اللہ وعلیٰ برکۃ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے ۔

(۳) داہنے ہاتھ سے کھائے ۔

(۴) اپنے پاس سے کھائے ۔ لیکن اگر برتن میں مختلف چیزیں ہوں تو جہاں سے چاہے کھائے ۔

(۵) دستر خوان بچھا کر کھائے ۔

(۶) برتن کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے ۔ کیوں کہ بیچ میں برکت نازل ہوتی ہے ۔

(۷) برتن کو خوب صاف کرے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے ۔ برتن دعا کرتا ہے کہ خدا تجھے دوزخ سے آزاد کرے ۔

(۸) سَنا ہوا ہاتھ نہ دھوئے بلکہ پہلے انگلیاں چاٹ لے پھر دھوئے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ تمہیں کیا پتہ کہ کس حصّہ میں برکت ہے ۔

(۹) تین انگلیوں سے کھائے ۔

(۱۰) کوئی لقمہ گر جائے تو اُسے صاف کر کے (یا دھو کر) کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے ۔

(۱۱) تکیہ اور ٹیک لگا کر اور متکبّر کے طریقے پر بیٹھ کر نہ کھائے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۲) کھانے کو عیب نہ لگائے، جی چاہے کھائے نہ جی چاہے نہ کھائے۔

(۱۳) سب مل کر کھائیں۔

(۱۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵) اگر چند آدمی ساتھ مٹھائی یا کھجوریں کھا رہے ہوں تو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ایک لقمہ میں دو عدد نہ کھائے۔

(۱۶) شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آجائے بسم اللہ اولہٗ وآخرہٗ کہہ لے۔

(۱۷) مسجد میں بیٹھ کر پیاز نہ کھائیں اور باہر کھا کر بھی بدبو جانے تک مسجد میں داخل نہ ہوں۔

(۱۸) کھانا کھا کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(۱۹) پہلے دسترخوان اُٹھائیں، بعد میں خود اُٹھیں۔

(۲۰) جلتا ہوا گرم کھانا نہ کھائیں۔

(۲۱) ساتھیوں سے پہلے پیٹ بھر جائے تو ان سے پہلے نہ اُٹھے بلکہ ساتھ کھاتا رہے، اور اگر اُٹھنا ہی ہو تو عذر کر دے، کہ آپ کھاتے رہیں میں فارغ ہو گیا ہوں۔

(۲۲) جب پانی یا دودھ یا اور کوئی چیز پیئے تو شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۳) اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیے۔

(۲۴) برتن میں سانس نہ لے اور نہ پھونکے۔

(۲۵) اگر برتن ٹوٹا ہوا ہو تو ٹوٹی ہوئی جگہ منہ لگا کر نہ پیے۔

(۲۶) دودھ پی کر کُلّی کرے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

یہ سب آداب مشکوٰۃ شریف کی حدیثوں میں دیکھ کر لکھے گئے ہیں۔

سونے کے آداب

(۱) باوضو سووے۔

(۲) بستر کو تین بار جھاڑ کر لیٹے۔

(۳) داہنی کروٹ پر لیٹ کر اور اپنے گال کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى۔

(۴) سونے سے پہلے آیۃ الکرسی اور آمن الرسول سے ختم سورۃ تک پڑھے۔

(۵) ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ بھی پڑھے۔

(۶) چاروں قل پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے جہاں تک ہو سکے سارے بدن پر ہاتھ پھیرے۔ تین بار ایسا ہی کرے۔

(۷) سونے سے پہلے سورۃ الٓمٓ سجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ضرور پڑھ لے۔

(۸) جب سو کر اُٹھے تو یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(۹) سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگائے۔

یہ سب آداب حدیثوں میں آئے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: تہجد میں اٹھنے کے لئے سورۂ کہف کی آخری آیتیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے پڑھ کر سو رہنا چاہیے۔

نماز اور وضو

(۱) اگر نماز کا وقت قریب ہو تو وضو کر کے سوار ہوں اور وضو کے لئے لوٹا وغیرہ ضرور ساتھ رکھیں۔ چھ گز کی ڈوری بھی ساتھ ہو تو بہتر ہے کیونکہ کبھی کنوئیں سے پانی کھینچنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

(۲) اسٹیشن کے نلوں اور ریل کے پاخانوں کا پانی پاک ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے تیمم درست نہیں۔

(۳) سورج چھپنے کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مغرب کا وقت رہتا ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ سورج چھپنے کے بعد ذرا بھی نماز کو دیر ہو جائے تو قضا ہو جاتی ہے صحیح نہیں۔

(۴) ۴۸ میل کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے شہر یا بستی سے باہر نکلنے سے چار فرضوں کی جگہ دو فرض پڑھے جائیں گے۔

(۵) سفر میں نماز ہرگز قضا نہ کرے۔ اگر ایک نماز قضا ہوئی تو سارا سفر بے کار ہو جائے گا۔ اور اگر نماز کو بھول جائے یا سوتے ہوئے وقت گزر جائے تو اس کی جلد سے جلد قضا پڑھے۔ سفر کی نماز اگر گھر آکر ادا کرے گا تو ظہر، عصر اور عشاء کی دو رکعت قضا ہوں گی، اور گھر رہنے کے زمانے میں جو نمازیں قضا ہوئی ہوں اگر سفر میں ان کو ادا کرے تو چار رکعت کی جگہ پوری چار ہی پڑھنی ہونگی۔

(۶) بہت سے مسلمانوں کے ذمے برسوں کی قضا نمازیں ہیں اُن کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور تبلیغی سفر میں چونکہ فرصت ہوتی ہے، اس لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس زمانے میں قضا نمازیں کثرت سے پڑھے اور نفلوں کی جگہ قضا ہی پڑھ لیا کرے، تو آسانی ہو جائے۔

مسئلہ۔ قضا صرف فرضوں اور وتروں کی ہوتی ہے۔ فائدہ۔ قضا نمازوں کے مسئلے بہشتی زیور حصہ دوم میں دیکھ لیں۔

(۷) سفر میں جماعت کا اہتمام ضروری ہے۔ جہاں وقت ہو جائے اذان دے کر جماعت سے نماز پڑھو اور نماز سے پہلے اقامت (تکبیر) بھی کہو۔ پوری جماعت، جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکے تو دو دو آدمی الگ الگ جماعت کر لیں۔

(۸) سفر میں سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے علاوہ دوسری مؤکدہ سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اور اگر جلدی نہ ہو تو سب سنتیں پڑھے۔

(۹) اگر ریل یا لاری میں سامان رکھا ہو اور باہر نماز کی نیت باندھ رکھی ہو تو اگر نماز ختم ہونے سے پہلے ریل یا لاری چھوٹ جائے تو نماز توڑ دینا درست ہے (ریل میں یا آگے چل کر کہیں پڑھ لے۔)

(۱۰) ریل میں نماز پڑھنے میں بھی قبلہ کو رُخ کرنا ضروری اور فرض ہے صحیح رُخ کی تحقیق کر کے نماز پڑھے۔ ہاں اگر صحیح علم نہ ہو سکے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو تو خوب سوچ کر جدھر کو دل زیادہ کہے اسی طرف کو پڑھ لے۔ مسئلہ۔ اگر ریل میں نماز پڑھتے ہوئے ریل گھوم جائے اور قبلہ بدل جائے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جائے۔

(۱۱) چلتی ریل میں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور قدرت ہوتے ہوئے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہ ہوگی، نماز کے لئے جگہ مانگنے سے سب جگہ دے دیتے ہیں اور ریل کے ڈبے میں بیچ کی سیٹوں پر خوب کھڑے ہو کر نماز ہو سکتی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور سیٹوں کے درمیان اور کھڑکی کے آگے کپڑا بچھاکر دو دو آدمی کھڑے ہوکر جماعت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

متفرق اُمور

(۱) اپنا تمام خرچ کھانے پینے کرایہ وغیرہ کا خود برداشت کرے۔

(۲) ریل میں، لاری میں اور ہر مقام پر عام مسلمانوں کے ساتھ نہایت تواضع اور انکساری سے پیش آئے۔ غیر مسلموں سے بھی خوش خلقی سے پیش آئے اور اسلامی اخلاق برتے۔ اگر کسی وقت اُن سے گفتگو کرنے کا موقع آجائے تو یہ بتائے کہ سارا عالم مالکِ حقیقی سے دُور ہوگیا ہے، اس کی جناب میں سب کو جُھکنا چاہیے۔

(۳) جب کسی جگہ پہنچے تو وہاں کے باشندوں سے مشورہ کر کے کام کرے۔

(۴) جب کسی بستی یا شہر و قصبہ میں پہنچیں تو مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ (ڈیرہ پال وغیرہ میں ہرگز نہ ٹھیریں، خواہ کوئی کتنا ہی اصرار کرے۔

(۵) جہاں پہنچیں وہاں کی مسجد کا چراغ اور بجلی اتنی ہی دیر جلائیں جتنی دیر روزانہ جلتے ہوں۔ اس سے زیادہ دیر تک جلانا درست نہیں ہے۔ نماز عشاء کے بعد محلّے کے نمازی چلے جائیں تو خود چراغ اور بجلی بجھا دیں اور اپنے پاس سے موم بتّی وغیرہ جلائیں

(۶) وہاں کے لوگوں سے اوڑھنے بچھانے کے لئے کپڑا بھی طلب نہ کریں آپس میں ہی جس طرح ہوسکے گذر کرلیں اور بہتر تو یہ ہے کہ کھانے کے لئے ان سے برتن وغیرہ بھی نہ مانگیں۔

(۷) اگر کسی مزدور یا قلی سے سامان اُٹھواؤ تو پہلے مزدوری طے کرلو اگر بلا طے کئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس سے کام کرایا تو اس کی پوری مزدوری دو اگر تم نے پیسے دیے اور وہاں کے ریٹ سے کم ہیں اور وہ راضی نہ ہوا بلکہ مانگتا رہا اور مجبور ہو کر چلا گیا تو تمہارے ذمّہ اس کا حق رہ گیا آخرت میں دینا ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ دباؤ اور مجبوری کی رضامندی کا اعتبار نہیں ہے اگر کوئی شخص دب کر اپنا حق چھوڑ دے تو اس سے معاف نہیں ہو جاتا۔

(۸) تبلیغی سفر میں ترک لایعنی کی بہت زیادہ مشق کرو اور بات بات میں نفس کا حساب لو اور باہر نکلنے کے زمانے کو مفید سے مفید بناؤ۔ نہ کلام زیادہ کرو نہ ہنسو کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ زیادہ بولنے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور ہنسنے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کا نور جاتا رہتا ہے۔

(۹) ہر بات اور ہر ہر کام میں اخلاصِ نیت کا دھیان رکھیں اور کوئی کام ایسا نہ کریں جس میں ثواب کی اُمید نہ ہو اور جو بھی کام کریں اس میں کوئی نہ کوئی نیت نیکی کی ضرور کر لیں۔

(۱۰) واپسی کے سفر کو بھی تبلیغی سفر ہی سمجھیں اور واپس ہوتے ہوئے بھی سفر کے آداب، ذکر کی کثرت، سواری کی دعائیں اور دیگر ان سب باتوں کا لحاظ رکھیں جن کا جاتے وقت اہتمام کیا تھا۔

(۱۱) اس سفر میں رہ کر کھانے پینے، سونے جاگنے اور آپس میں رہنے سہنے کے جو آداب معلوم ہوئے اور مختلف وقتوں کی جو دعائیں معلوم ہوئیں گھر آکر ان کا لحاظ رکھے اور عمل کرے۔ ذکر کی پابندی، خشوع والی نماز، خدمتِ خلق، اخلاصِ نیت اور ان کے علاوہ جن چیزوں کی مشق سفر میں ہوئی تھی گھر میں بھی اس کا خیال رکھو، اور عمل کرو، کیونکہ یہ سفر نیکیوں کی مشق کے لیے کیا گیا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۲) تبلیغی سفر کے علاوہ اگر کوئی دنیاوی سفر پیش آجائے تو اس میں بھی سفر کے اسلامی آداب اور دُعاؤں کا دھیان رکھ کر عمل کرے۔ جماعت کی نماز کا اہتمام کرے اور تین ساتھی ہوں تو ایک کو امیر بنالے۔

(۱۳) سفر میں تبلیغی نصاب کی کتابیں (حکایاتِ صحابہؓ، فضائل نماز، فضائلِ تبلیغ وغیرہ) اور یہ چیزیں ساتھ رکھیں: مسواک، لوٹا، مصلّی، صابن، سوئی دھاگا، دسترخوان، بنے ہوئے ڈھیلے، دیا سلائی، موم بتی، کنگھا، سرمہ دانی، بیٹری (ٹارچ) عصا (جو سُترہ بن سکے)

(۱۴) اگر امیر کھانا پکانے یا کسی اور خدمت کا حکم دے یا یوں اختیار دے کہ جو صاحب چاہیں کھانے کی خدمت اپنے ذمہ لے لیں تو بخوشی قبول کرے اور یہ نہ سمجھے کہ سب گشت میں جائیں گے اور میں رہ جاؤں گا تو مجھے ثواب کم ہوگا بلکہ اسے تو دُہرا ثواب ملے گا۔ ایک خدمت کا دوسرا اس کا کہ اس نے دین کے کام کے لئے سب کو فارغ کردیا۔

(۱۵) تبلیغی سفر اسلامی اخلاق سیکھنے اور برتنے کا بہترین زمانہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سفر میں آپس میں مل جل کر رہنے کے احکام معلوم کرکے عمل کرے اپنی رائے کے چلنے پر ضد نہ کرے بلکہ صرف پیش کردے اور اس کے فائدے جماعت کے سامنے رکھ دے پھر اگر ساتھی اس پر عمل نہ کریں تو رنجیدہ نہ ہو حتیٰ کہ اگر دوسروں کی رائے مان لی جائے اور پھر اس پر عمل کرنے سے اچھا نتیجہ برآمد نہ ہو تو یوں بھی نہ کہے کہ دیکھا کر میں نے کیا کہا تھا میرے کہنے پر عمل کرلیتے تو اچھا ہوتا۔

(۱۶) گشت میں یا دعوت میں یا تعلیمی حلقہ میں کسی اختلافی مسئلہ کا ذکر نہ چھیڑیں بلکہ اصل توحید اور ارکانِ اسلام کی دعوت دیں۔ جب کلمہ کا مطالبہ سمجھ میں آجائے گا تو ہر شخص اس کے

لہ رسالہ فضائل۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

احکام کی صحیح تحقیق کرے گا۔

(۱۷) جس شہر اور جس بستی میں جائیں وہاں آتنا ضرور قیام کریں کہ وہاں کے مسلمان تبلیغی کام کو خوب سمجھ لیں اور ذمہ دارانہ طور پر اس کے کرنے پر آمادہ ہو جائیں یہ نہ ہو کہ صبح کہیں، شام کہیں، ظہر کہیں اور عصر کہیں۔ چند آدمیوں میں گشت کر کے اور مسجد میں تقریر سنا کے چل دینا اور کام کی خانہ پُری کر دینا کام نہیں ہے کام کا رسوخ جب ہی ہوتا ہے جب کہ کسی جگہ کافی وقت گذارا جائے۔

(۱۸) سفر سے واپس ہو کر جب اپنے شہر یا بستی کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے۔ اور پڑھتے ہی پڑھتے بستی میں داخل ہو جائے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔	ہم پھرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۱۹) جب سفر سے واپس ہو کر گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا	میں واپس آیا، میں واپس آیا اپنے رب کی جناب میں ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے

(۲۰) بہتر یہ ہے کہ چاشت کے وقت اپنی بستی یا شہر میں پہنچے اور سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھے اور کچھ دیر مسلمان بھائیوں سے باتیں کر کے گھر میں جائے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہونے پر یہی فرماتے تھے (مشکوٰۃ)

(۲۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ رات کو سفر سے واپس ہو کر گھر نہ جاتے تھے بلکہ صبح کو یا شام کو گھر پہنچا کرتے تھے (مشکوٰۃ)

(۲۲) حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ جب تو سفر سے واپس ہو کر رات کو اپنے گھر جانا چاہے تو اپنی بیوی کو اتنی مہلت دے کہ وہ زیر ناف کے بال صاف کر لے اور کنگھی کر لے (بخاری و مسلم)

(۲۳) جماعت سے واپس ہو کر جلد ہی دوبارہ جماعت میں جانے کے لئے وقت نکالے

وَاٰخِرُ دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و سندنا محمد و اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین

تبلیغی کام کرنے والوں کو ہدایات

از ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ

(۱) علم کا سب سے پہلا اور بڑا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کا حساب لے، اپنے فرائض اور اپنی کوتاہیوں کو سمجھے اور اُن کی ادائیگی کی فکر کرے۔ لیکن اگر اپنے علم سے دوسروں ہی کے اعمال کو جانچے تو یہ کبر و غرور اور علم والوں کو برباد کرنے والی چیز ہے۔

(۲) حقیقی ذکر اللہ یہ ہے کہ آدمی جس موقع پر ہو اور جس حال میں ہو اور جس کام میں ہو اس کے متعلق اللہ کے حکموں کا دھیان رکھے۔ میں اپنے دوستوں کو اسی ذکر کی زیادہ تاکید کرتا ہوں۔

(۳) ہماری جماعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پورا پورا سکھا دیں، یہ تو ہمارا اصل مقصد ہے، رہی قافلوں کی چلت پھرت تو یہ اس مقصد کے لئے ابتدائی ذریعہ ہے اور کلمہ نماز کی تلقین گویا ہمارے پورے نصاب کی الف، ب، ت ہے۔

(۴) ہمارے کام کرنے والے اس بات کو مضبوطی سے یاد رکھیں کہ اگر اُن کی دعوت

toobaa-elibrary.blogspot.com

وتبلیغ کسی جگہ قبول نہ کی جائے۔ تو مایوس اور ملول نہ ہوں۔ اور ایسے موقعہ پر یہ یاد کریں کہ یہ نبیوں اور خاص کر نبیوں کے سردار (علیہم الصلوٰۃ والسّلام) کی سنّت ہے۔ راہِ خدا میں ذلیل ہونا ہر ایک کو کہاں نصیب؟ اور جہاں اُن کا استقبال اور اعزاز واکرام کیا جائے اور اُن کی دعوت وتبلیغ کی قدر کی جائے تو اس کو فقط اللہ پاک کا انعام سمجھیں اور ہرگز اس کی ناقدری نہ کریں۔ ان قدر دانوں کو دین سکھانا، اللہ پاک کے اس احسان کا خاص شکریہ سمجھیں۔ اگرچہ چھوٹے طبقہ کے لوگ ہوں۔

(۵) سب کارکنوں کو سمجھا دو کہ اِس راہ میں بلاؤں اور مصیبتوں کا خدا سے سوال تو ہرگز نہ کریں۔ لیکن اگر اللہ پاک اس راہ میں یہ مصیبتیں بھیج دے تو اُن کو خدا کی رحمت اور گناہوں کا کفارہ اور درجہ بلند ہونے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

(۶) دعوت وتبلیغ کے وقت خاص کر اپنے باطن کا رُخ اللہ کی طرف رکھیں نہ مخاطبین کی طرف۔ گویا اس وقت ہمارا دھیان یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ کے کام کے لئے نکلے ہیں۔ اپنی ذاتی رائے سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے نکلے ہیں۔ اُن کو توفیق دینا بھی اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ایسا دھیان رکھنے سے اِنشاء اللہ تعالےٰ مخاطب کے غلط برتاؤ سے نہ غصّہ آئے گا نہ ہمت ٹوٹے گی۔

(۷) کیسا غلط رواج ہوگیا ہے کہ اگر دوسرے ہماری بات نہ مانیں تو اس کو اپنی ناکامی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ اُن کی ناکامی ہے کہ اُنھوں نے ہماری بات نہ مانی۔ ہماری کامیابی تو صرف یہ ہے کہ اپنا کام پورا کردیں بھلا دوسروں کے فعل سے ہم کیوں ناکام ہوئے۔ ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ اچھے طریقے پر اپنی کوشش لگائیں۔ بنوانا تو پیغمبروں (علیہم الصّلوٰۃ والسلام) کے سپرد بھی نہیں کیا گیا۔ ہاں دوسروں کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہ ماننے سے یہ سبق لیں کہ شاید ہم سے کوشش کا حق ادا نہ ہوا جس کی وجہ سے اللہ پاک نے یہ نتیجہ دکھلایا۔ لہٰذا اس کے بعد کوشش بڑھائیں اور توفیق طلبی میں اضافہ کریں۔

(۸) اگر کہیں دیکھا جائے کہ وہاں کے علمار اور صلحار اس کام کی طرف ہمدردانہ متوجہ نہیں ہوتے تو اس وجہ سے ان کی طرف سے بدگمانیوں کو دل میں جگہ نہ دیں اور یہ سمجھیں کہ ان حضرات پر اس کام کی پوری حقیقت ابھی نہیں کھلی ہے۔

(۹) ہمارے کارکن جہاں بھی جائیں وہاں کے علمار اور صلحار کی خدمت میں دینی فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے ملیں اور ان کو اس کام کی دعوت نہ دیں، کیوں کہ وہ اپنے دینی مشغلوں کو خوب جانتے ہیں۔ اور ان کے نفعوں کا تجربہ رکھتے ہیں اور محض سمجھانے سے ہمارا کام ان کی سمجھ میں نہ آئے گا۔ لہٰذا وہ ہماری بات سے انکار کردیں گے اور جب "نا" ہو جائے گی تو "نا" ہی رہے گی۔ لہٰذا اُن کی خدمت میں صرف استفادہ کے لئے جائیں اور ان کے ماحول میں نہایت محنت سے اصولوں کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرتے ہوئے کام کریں۔ جب اُن کو کام کی اطلاعیں پہنچیں گی تو وہ خود متوجہ ہوں گے۔ اس کے بعد ان کے ادب اور احترام کا لحاظ کرتے ہوئے اُن سے اپنی بات کہی جائے۔

(۱۰) تبلیغ کے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عام خطاب میں پوری سختی ہو اور خاص خطاب میں نرمی ہو بلکہ جہاں تک ہوسکے کسی خاص شخص کی اصلاح کے لئے بھی عام خطاب ہی کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خاص فرد کا بھی کوئی جرم معلوم ہوتا تو اکثر ایسے موقع پر بھی، مَا بَالُ اَقْوَامٍ ارشاد فرما کر خطاب و عتاب فرماتے تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۱) باتوں سے خوش ہولینا ہماری عادت ہوگئی ہے، اچھے کام کی باتوں کو ہم اصل کام کے قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ اس عادت کو چھوڑ دو۔

(۱۲) جتنا بھی اچھے سے اچھا کام کرنے کی اللہ جل شانہٗ توفیق دیں اس کا خاتمہ استغفار پر ہی ہونا چاہیے۔ یعنی یہ سمجھ کر کہ مجھ سے یقیناً اس کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی۔ ان کوتاہیوں کی اللہ جل شانہٗ سے معافی مانگی جائے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ختم پر استغفار کیا کرتے تھے بندوں سے کسی طرح بھی اللہ کے کام کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور یہ بھی بات ہے کہ ایک کام میں مشغولیت دوسرے کاموں کے نہ ہو سکنے کا باعث بھی بن جاتی ہے تو اس قسم کی چیزوں کے لئے بھی ہر اچھے کام کے ختم پر استغفار کرنا چاہیے۔

(۱۳) آپ لوگوں کی یہ ساری چلت پھرت بے کار ہوگی۔ اگر آپ نے اس کے ساتھ علمِ دین اور ذکر اللہ کا پورا اہتمام نہ کیا بلکہ سخت خطرہ اور قوی اندیشہ ہے کہ اگر ان دونوں چیزوں سے تغافل کیا گیا تو یہ جدوجہد کہیں فتنہ اور گمراہی کا ایک نیا دروازہ نہ بن جائے۔ دین کا اگر علم ہی نہ ہو تو اسلام و ایمان صرف رسمی اور نام کے ہوں گے۔ بغیر علم کے نہ عمل ہو سکے، نہ عمل کی معرفت اور بغیر ذکر کے علم ظلمت ہی ظلمت ہے۔ اس میں نور نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمارے کام کرنے والوں میں اس کی کمی ہے۔ اگر علم دین کے بغیر ذکر اللہ کی کثرت بھی ہو تو اس میں بڑا خطرہ ہے اور علم دین کے بغیر ذکر کے حقیقی برکات و ثمرات حاصل نہیں ہوتے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں علم و ذکر کا خاص اہتمام کیا جائے۔ ورنہ یہ تبلیغی تحریک بھی بس ایک آوارہ گردی ہو کر رہ جائے گی اور آپ لوگ خدا نہ کرے خسارہ میں رہیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۴) تبلیغی گشت کے وقت اور خاص طور سے کسی دینی بات چیت کے وقت جو ذکر و فکر میں مشغولی کے لئے جماعت کو تاکید کی جاتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت ایک حقیقت کو منوانے اور سمجھانے کی کوشش کی جائے تو بہت سے دلوں میں اس وقت اس حقیقت کی تصدیق اور اس کا یقین ہو۔ اس کا اثر دوسرے کے قلب پر پڑتا ہے۔

(۱۵) اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کے لئے مضبوط قلعہ ہے لہٰذا جس قدر غلط اور بُرے ماحول میں تبلیغ کے لئے جماعت جائے اسی قدر اللہ کے ذکر کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔ تاکہ انسانی اور جناتی شیطانوں کے بُرے اثرات سے اپنی حفاظت ہو سکے۔

(۱۶) ہماری اس تحریک میں تصحیح نیت کے اہتمام کی بڑی اہمیت ہے۔ ہمارے کام کرنے والوں کے پیش نظر بس اللہ کے حکم کی اطاعت اور اس کی رضا جوئی ہونی چاہیے۔ جس قدر یہ پہلو خالص اور قوی ہوگا اسی قدر اجر زیادہ ملے گا۔

(۱۷) ہر عمل کا آخری جزو اپنی کوتاہی کا اِقرار اور اس کے مقبول نہ ہونے کا ڈر ہونا چاہیے۔

(۱۸) ہمارے اس کام میں اخلاص اور صدق دلی کے ساتھ اجتماعیت اور شوریٰ بَیْنَهُمْ (یعنی مل جل کر اور باہمی مشورہ سے کام کرنے) کی بڑی ضرورت ہے اور اس کے بغیر بڑا خطرہ ہے۔

(۱۹) جن مقامات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوں کی بازی لگا کر بلکہ اس کو جانبازی کے شوق و عشق سے حاصل کرنا بتایا تھا اور صحابہ کرامؓ نے دین کی راہ میں اپنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو مٹا کر جو کچھ حاصل کیا تھا تم لوگ اس کو آرام سے لیٹے لیٹے کتابوں سے حاصل کر لینا چاہتے ہو جو انعامات اور ثمرات خون کی بازی لگا کر ملتے تھے ان کے لئے کم از کم پسینہ تو گرانا چاہیئے۔

(۲۰) جو کام ہو چکا اس کا ذکر کیا کرنا؟ بس یہ دیکھو کہ جتنا ہم کو کرنا ہے اس میں سے کیا رہ گیا اور جتنا کر لیا اس میں کیا کوتاہیاں رہ گئی ہیں۔ پچھلے کام کی صرف کوتاہیاں تلاش کرو اور اُن کی تلافی کی فکر کرو اور آئندہ کے لئے سوچ کر کیا کرنا ہے۔

(۲۱) یہ مت دیکھو کہ فلاں شخص نے ہماری بات سمجھ لی بلکہ اس پر غور کرو کہ ایسے ایسے کتنے لاکھ اور کتنے کروڑ باقی ہیں جن کو ہم ابھی اللہ جل شانہٗ کی بات پہنچا بھی نہیں سکے، کتنے ہیں جو واقفیت اور اعتراف کے بعد بھی ہماری کوششوں کی کمی کی وجہ سے عمل پر نہیں پڑے۔

(۲۲) بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ بس پہنچا دینے کا نام تبلیغ ہے یہ بڑی غلط فہمی ہے۔ تبلیغ یہ ہے کہ اپنی صلاحیت اور اِستعداد کی حد تک لوگوں کو دین کی بات اس طرح پہنچائی جائے جس سے لوگوں کے ماننے کی اُمید ہو۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام یہی تبلیغ لائے ہیں۔

(۲۳) دین کے کام کے لئے پھرنے والوں کو چاہیئے کہ گشت اور چلت پھرت کے طبعی اثرات کو جو غافلوں سے ملنے اور غفلت کے مقاموں پر جانے سے دل کو گھیر لیتے ہیں۔ تنہائیوں کے ذکر و فکر کے ذریعے دھویا کریں۔

(۲۴) اصل تو یہی ہے کہ رضائے الٰہی اور اجرِ اُخروی ہی کے لئے دینی کام کیا جائے لیکن ترغیب میں حسبِ موقع دنیوی برکات کا بھی ذکر کرنا چاہیئے۔ بعض

toobaa-elibrary.blogspot.com

آدمی شروع میں دنیوی برکتوں ہی کی اُمید پر کام میں لگتے ہیں، اور پھر اسی کام کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُنہیں صفتِ اخلاص بھی عطا فرما دیتے ہیں۔

(۲۵) لوگوں کو دین کی طرف لانے اور دین کے کام میں لگانے کی تدبیریں سوچا کرو۔ اور جس کو جس راستے سے متوجہ کر سکتے ہو اس کے ساتھ اسی راستہ سے پیش آؤ۔

(۲۶) تبلیغی جماعتوں کے نکلنے کا مقصد صرف دوسروں کو پہنچانا اور بتانا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے اپنی اصلاح اور تربیت مقصود ہے۔ لہٰذا نکلنے کے زمانے میں علم و ذکر میں بہت زیادہ مشغولیت کا اہتمام کیا جائے، اس کے بغیر باہر نکلنا کچھ بھی نہیں ہے۔ مگر علم و ذکر میں مشغولیت اپنے بڑوں کے زیرِ ہدایت اور اُن کی نگرانی میں ہو۔

(۲۷) ہمارے اس کام میں پھیلاؤ سے زیادہ رسوخ اہم ہے۔ لیکن اس کا طریقہ ایسا ہے کہ رسوخ کے ساتھ ہی ساتھ پھیلاؤ بھی ہو، کیونکہ رسوخ اس کے بغیر پیدا نہ ہوگا کہ اس دعوت کو لے کر شہروں شہروں اور ملکوں ملکوں پھرا جائے۔

(۲۸) اس سلسلہ کا ایک اصول یہ ہے کہ آزادروی اور خودروی نہ ہو بلکہ اپنے کو بڑوں کا پابند رکھو جن پر پہلے بزرگ اعتماد ظاہر کر گئے ہیں۔

(۲۹) کام کرنے والے عام طور سے نمایاں ہستیوں کے پیچھے لگتے ہیں اور اللہ کے غریب اور خستہ حال بندے اگر خود بھی آجائیں تو اُن کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے، یہ دنیا داری ہے خوب سمجھ لو جو خود بخود تمہارے پاس آگیا وہ اللہ کا عطیہ ہے۔ اس کی قدر زیادہ کرو۔

(۳۰) میں مستورات سے کہتا ہوں کہ دینی کام میں تم اپنے گھر والوں کی مددگار

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن جاؤ انہیں دین کے کاموں میں لگنے کا موقع دیدو اور اُن کے گھریلو کاموں کا بوجھ ہلکا کردو تاکہ وہ بے فکر ہوکر دین کا کام کریں۔ اگر عند تیں ایسا نہ کریں گی تو شیطان کا جال بن جائیں گی۔

(۳۱) یہ بھی ضروری ہے کہ خاص کر باہر نکلنے کے زمانے میں صرف اپنے خاص مشاغل میں مشغول رہیں اور دوسرے تمام مشاغل سے علیحدہ ہوجائیں وہ مشاغل یہ ہیں: تبلیغی گشت، علم وذکر، عام مخلوق اور خاص کر اپنے ساتھیوں کی خدمت تصحیح نیت اور اخلاص واحتساب کا اہتمام یعنی اس کام کے لئے نکلتے وقت اور باہر رہنے کے زمانے میں بار بار دل میں یہ جمایا جائے کہ اگر میرا یہ نکلنا خالص اللہ کے لئے ہوگیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ نعمتیں ضرور ملیں گی جن کے ملنے کا اس کام کرنے پر قرآن وحدیث میں وعدہ ہے۔ اسی کا نام ایمان واحتساب ہے اور یہی ہمارے اعمال کی روح ہے

(۳۲) شیطان یہ چاہتا ہے کہ فرائض میں لگنے سے جو ترقی حاصل ہوتی ہے اُسے لایعنی میں لگاکر برباد کردے لہذا جو وقت فرائض سے فارغ ہو اسے ذکر لفظی سے آباد رکھیں تاکہ شیطان لایعنی میں مشغول کر کے نقصان نہ پہنچا سکے۔

(۳۳) ہمارے طریقۂ تبلیغ میں عزتِ مسلم اور احترامِ علماء بنیادی چیز ہے۔

(۳۴) یہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے کہ جب کچھ ساتھی واپسی کا ارادہ کرنے لگیں اور اُن کی دیکھا دیکھی جو واپسی کی خواہش اپنے دلوں میں پیدا ہونے لگے تو ایسے وقت اپنی خواہش کو دبا کر ہمت سے کام میں لگے رہنے کا بے حد وحساب اجر ہے ایسے وقت میں خواہش نفس کو دبانے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے میدانِ جہاد میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کچھ لوگ ڈٹے رہ جائیں اور اُن کے دائیں بائیں سے لوگ بھاگ چلے ہوں گا

(۳۵) اللہ کی خاص مدد حاصل کرنے کی یقینی اور شرطیہ تدبیر یہ ہے کہ اس کے دین کی مدد کی جائے اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو تو ہلاک کرنے والی چیزیں تمہارے لئے زندگی اور راحت کا سامان بن جائیں اور زمین و آسمان اور فضا کی ہوائیں تمہارے کام انجام دیں گی۔ اللہ کی نصرت (یعنی اس کے دین کی مدد) کرکے جو اس کی مدد اور راحت کی اُمید نہ رکھے وہ فاسق اور بے نصیب ہے۔

(۳۶) غیبی مدد اور غیبی طاقت جس چیز کا نام ہے پہلے سے حوالہ نہیں کی جاتی، بلکہ عین وقت پر ساتھ کردی جاتی ہے۔

ہدایت و نصیحت

از حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ۔ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

میں بھی مبلغین کی خدمت میں ایک ضروری درخواست کرتا ہوں وہ یہ کہ اپنی ہر تقریر و تحریر کو خلوص و اخلاص کے ساتھ متصف فرمائیں، کیوں کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی دینی اور دنیوی ثمرات کے اعتبار سے بہت بڑھا ہوا ہے اور بغیر اخلاص کے نہ دنیا میں اس کا کوئی اثر، نہ آخرت میں کوئی اجر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مشکوٰۃ عن مسلم) ترجمہ: حق تعالیٰ شانہٗ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اخلاص[۱] —— نیز ایک حدیث میں وارد ہے کہ حضرت معاذؓ کو جب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن میں حاکم بنا کر بھیجا تو انہوں نے درخواست کی، کہ کچھ وصیت فرما دیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ دین میں اخلاص کا اہتمام رکھنا کیوں کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص انہیں کے لئے کیا گیا ہو۔ لہٰذا بہت ہی اہم اور ضروری ہے کہ مبلغین حضرات اپنی ساری کارگذاری میں اللہ کی رضا، اس کے دین کی اشاعت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع مقصود رکھیں۔ شہرت، عزت، تعریف کو ذرا بھی دل میں جگہ نہ دیں۔ اگر خیال بھی آجائے تو لاحول اور استغفار سے اس کی اصلاح فرمالیں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف اور اپنے محبوبؐ کے کلام کی برکت سے مجھ سیہ کار کو بھی اخلاص کی توفیق عطا فرمائے، اور ناظرین کو بھی، نیز احقر العباد انیس احمد غفرلہٗ و لوالدیہ کو بھی اپنے لطف کے صدقہ میں دولتِ اخلاص سے بہرہ فرمائے۔

(منقول از فضائلِ تبلیغ)

ایک ضروری یادداشت | جب تبلیغی جماعت کے ساتھ سفر میں ہوں تو اجتماعی تعلیم میں حسبِ ذیل کتابیں پڑھ کر سنائی جائیں، تاکہ چھ نمبروں کے فضائل بسہولت ذہن نشین ہو جائیں

(۱) حکایاتِ صحابہؓ (۲) فضائلِ نماز (۳) فضائلِ تبلیغ (۴) فضائلِ ذکر (۵) فضائلِ قرآن مجید (۶) فضائلِ رمضان (۷) فضائلِ حج (۸) فضائلِ صدقات (۹) مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج

---

[۱] ترغیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

ایک دُعاء

یہ دعا مُرادباد کے آخری اجتماع میں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے حاصل کی گئی تھی، اس دُعا کو ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ نے اپنی اشاعت خاص ستمبر ۱۹۶۵ میں شائع کیا تھا۔ جسے ہم بھی اپنی اس کتاب کو اس دعا سے مزین کر رہے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط يَآ اَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط يَآ اَرْحَمَ
الرّٰحِمِيْنَ ط يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا وَ
يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا يَا خَالِقَ اَنْفُسِنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ
لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ط رَبَّنَا وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ
الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ط اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ
الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ط اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ
الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ط يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ
ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ط يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِيَنَا وَجَوَارِحَنَا
بِيَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ
وَلِيَّنَا وَاهْدِنَا اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ ط اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا
وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اجتنابه ٥ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ رَسُوْلِكَ وَحُبَّ
مَنْ يَّنْفَعُنَا حُبُّهٗ عِنْدَكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنَا حُبَّكَ ٥
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ
اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ ٥ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ
سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ ٥ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ٥ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اَسْئَلُكَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ
مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ
مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا
اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَهٗ وَلَا ضُرًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥

اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنَا وَفِيْ اَنْفُسِنَا لَكَ
رَبِّ فَذَلِّلْنَا وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنَا وَمِنْ
سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنَا وَعَلٰى صَالِحِ الْاَخْلَاقِ
فَقَوِّمْنَا وَعَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ فَثَبِّتْنَا وَعَلَى
الْاَعْدَآءِ اَعْدَآئِكَ اَعْدَآءِ الْاِسْلَامِ فَانْصُرْنَا اَللّٰهُمَّ
انْصُرْنَا وَلَا تَنْصُرْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا
اَللّٰهُمَّ اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَللّٰهُمَّ امْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا
وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا
لِلْاِسْلَامِ ط اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ
قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ط اَللّٰهُمَّ
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ط اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اَللّٰهُمَّ
اَلْهِمْهُمْ مَرَاشِدَ اُمُوْرِهِمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ
دُعَاةً اِلَيْكَ وَاِلٰى رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَوْزِعْهُمْ اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَاَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ
عَلَيْهِ ط اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ
الْحَقِّ اٰمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اهْدِ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ اَللّٰهُمَّ
اهْدِ اَهْلَ هٰذَا الْمُلْكِ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اَهْلَ هٰذِهِ الْحُكُوْمَةِ
اَللّٰهُمَّ اهْدِ النَّاسَ جَمِيْعًا ط اَللّٰهُمَّ اهْدِ النَّاسَ جَمِيْعًا ط
اَللّٰهُمَّ اهْدِ النَّاسَ جَمِيْعًا ط اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِصَنَادِيْدِ
الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَشِدَّائِهِمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَى اَلِاسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ دَابِرَهُمْ
اَللّٰهُمَّ خُذْ مُلْكَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اَللّٰهُمَّ فُلَّ اَسْلِحَتَهُمْ
اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْهُمْ كَمَا اَهْلَكْتَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَ اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ
اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجِ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى
وَالْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْحَبِيْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجِ الْيَهُوْدَ
وَالنَّصَارٰے وَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْحَبِيْبِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اَللّٰهُمَّ
اَخْرِجِ الْيَهُوْدِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ وَالْمَجُوْسِيَّةَ وَ
الشُّيُوْعِيَّةَ وَالشِّرْكَ عَنْ قُلُوْبِ الْمُسْلِمِيْنَ يَا مَالِكَ
الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ
الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ
فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ وَ
الْخَيْرِ وَ الطَّاعَاتِ وَ اتِّبَاعِ سُنَنِ سَيِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ ط
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُمْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَ اجْعَلْ اٰخِرَتَهُمْ خَيْرًا
مِّنَ الْاُوْلٰى ط اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ
مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا ط اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمَمْلَكَةِ الْهِنْدِيَّةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمَمَالِكِ
الْمُلْحَقَةِ ط اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْفَوْزَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ
اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا
مَّا اَبْقَيْتَنَا ط اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِكْرِكَ وَ
شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ط اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ط اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا وَاَوْلَادَنَا وَاَحْبَابَنَا
وَاَقَارِبَنَا وَجَمِيْعَ الْمُبَلِّغِيْنَ وَالْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُتَعَلِّمِيْنَ عَنِ الْفَوَاحِشِ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ جَنِّبْنَا الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَاَيْنَ
كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ وَ حُلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِهٖ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ
الْجَنَّةَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُ بِكَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ
وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا۔ اَللّٰهُمَّ
تَثْبِيْتًا كَتَثْبِيْتِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَللّٰهُمَّ تَثْبِيْتًا كَتَثْبِيْتِ
مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَللّٰهُمَّ تَثْبِيْتًا كَتَثْبِيْتِ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ۔ اَللّٰهُمَّ
وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ نَصْرًا كَمَا نُصِرَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ نَصْرًا كَمَا
نُصِرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ
نَصْرًا كَمَا نُصِرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا
فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ یا اللہ ہماری لغزشوں کو معاف فرما۔ اے اللہ ہم قصوروار ہیں، ہم خطاکار ہیں۔ ہم گنہگار ہیں، ہم مجرم ہیں، ہماری ساری زندگی خواہشات کی اتباع میں گزر گئی۔ اے خداوندِ قدوس ہم دنیا کو سامنے رکھ کر اس سے متاثر ہوئے اور اسی کے یقین میں جذب ہو گئے۔ اور اسی کے طالب بن گئے اور اسی کے اندر اپنی ساری صلاحیتوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو ہم نے ضائع کر دیا۔ اے خدا ہماری محنت کے بگڑ جانے کے اس جُرمِ عظیم
کو معاف فرما۔ جس جرمِ عظیم سے ہزاروں خرابیاں ہم میں پیدا ہو گئیں اور
ہزاروں ہمارے اندر کی دولتیں لٹیں۔ اے خدا اس محنت کا بدلنا یہ ہمارا
جُرمِ عظیم ہے۔ ساری اُمّت کے اس جُرمِ عظیم کو معاف فرما۔ اے خُدا
ساری امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جُرم کو معاف فرما۔ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جس محنت پر ڈال کر گئے اس محنت کو چھوڑ کر ان محنتوں میں اُلجھ
گئے جن محنتوں سے نکال کر وہ گئے تھے اے خدا اس محنت کا بدلنا یہ ہمارا
ہمارا سب سے بڑا جرم ہے اس کو خصُوصیت کے ساتھ معاف فرما اور اس
محنت کو چھوڑ دینے کی بنا پر پھر جتنے جرائم میں ہم مبتلا ہوئے ایک ایک جرم
کو اپنے کرم سے معاف فرما اور ایک ایک عصیان کو معاف فرما۔ ایک ایک
گناہ کو معاف فرما۔ اے اللہ کمائیوں کی لائن کی ہماری عصیان اور خرچ کی
لائن کی ہماری عصیان اور معاشرت کی لائن کی ہماری عصیان، اے اللہ!
ہر لائن میں ہم عصیان کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں، اے اللہ نکلنے کے
لئے کوئی صورت نہیں، ڈوبا ہوا خود کہاں نکل سکتا ہے جو ڈوبا نہیں وہی
نکال سکتا ہے، اے خدا ہم سب ڈوبے ہوئے ہیں اور تو ہی نکالنے والا
ہے، اے اللہ عصیان کے دریاؤں میں سے ہم کو نکال لے اپنے فضل سے
نکال دے اپنے کرم سے نکال دے، اے کریم!
نافرمانیوں کے دریاؤں میں سے اپنے کرم سے نکال دے اے اللہ
اپنی رحمت کی رسّی ڈال اور ہمیں کھینچ لے اور ہمیں عصیان کی دریاؤں میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے نکال دے اور ہمیں طاعت کی سڑکوں پر ڈال دے۔ اے اللہ! ہمیں قربانیوں کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچا دے! اے اللہ! ہمیں دین کی محنت کے لئے قبول فرما۔ ہم سب کو دین کی محنت کے لئے قبول فرما اور اے اللہ سو فی صد اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی محنت کے لئے قبول فرمالے۔ علم کی محنت کے لئے ایمان کی محنت کے لئے، عبادت کی محنت کے لئے، ذکر کی محنت کے لئے، اخلاق کی محنت کے لئے۔ نمازوں کی محنت کے لئے، حج کی محنت کے لئے، روزوں کی محنت کے لئے، زکوٰۃ کی محنت کے لئے، ان سارے فرائض و عبادات کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آجانے کے لئے ہم سب کو اس کی پوری پوری توفیق و محنت نصیب فرما۔ اے اللہ! ہماری زندگی کے شعبوں کی بدعملیوں کو بھی دور فرما۔ کمائی کی بدعملیوں کو دُور فرما۔ اور کمائی کے اعمالِ صالحہ کو زندہ فرما گھر کی زندگیوں کی بدعملیوں کو ختم فرما اور اعمالِ صالحہ کو گھریلو زندگیوں میں زندہ فرما۔ معاشرت کی بدعملیوں کو ختم فرما۔ اے اللہ! عدل وانصاف والے اعمال کو ہماری معاشرت میں زندہ فرما۔ اے اللہ! ہمیں نیک اعمال سے آراستہ فرمادے اور بُرے اعمال سے ہم کو نکال دے، اے خداوندِ قدوس جس قسم کے زمانے میں تو نے اس تبلیغ کے ذریعہ اس کلمہ و نماز پر محنت کی صورت پیدا فرمادی اور ہمارے تمام دوستوں کو اس پر جمع ہونے کی اور کہنے سننے کی اور اپنی راہ میں نکلنے کی توفیق دی، اے اللہ! جب تو نے کرم فرما کر اس کام کے کہنے سننے کا رُخ پیدا فرمادیا اور اس کام کی نقل و حرکت کا رُخ پیدا فرمادیا اے کریم اپنے کرم سے سب کو قبول فرمالے اور ان سب کی ایسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تربیت فرما کر یہ نقل و حرکت تجھے پسند آجائے تو ہی اپنے کرم سے اس ترتیب کی اور نقل و حرکت کی تربیت فرما تو ہی مُربّی ہے، تو ہی تربیت کرنے والا ہے اور تو ہی تزکیہ کرنے والا ہے اور تو ہی پاک و صاف کرنے والا ہے۔ اے اللہ اس نقل و حرکت کو قبول فرما، اے اللہ اس نقل و حرکت کو قبول فرما، اے اللہ! اس نقل و حرکت کو قبول فرما، اے خدا اُن کو اخلاص نصیب فرما، اے اللہ انکو اخلاص نصیب فرما، اے اللہ! ہم سب کو اپنی قدرت پر یقین نصیب فرما، ہم سب کو یقین نصیب فرما، ہم سب کو اپنے وعدوں پر یقین نصیب فرما۔ یا اللہ! ہمارے عقیدوں کو درست فرما دے اور اس محنت کے لئے ہمارے اندر وہ جذبات پیدا فرما دے اے خدا جن قربانیوں سے اے اللہ یہ منی کے گندے قطرے کا بنا ہوا انسان تیرا دوست بن جاتا ہے، اور جن قربانیوں سے تیرا محبوب بن جاتا ہے، اے خدا اُن قربانیوں کی محبت ہمارے دِلوں میں پیدا فرما دے۔ اے اللہ! جس کرم سے تو نے یہ کام اُٹھایا اب اس کام کو تکمیل کو پہنچا دے، اس کام میں لگنے والوں میں دُنیا کی رغبت اُن کے دِلوں سے نکال دے، ملک و مال کی رغبت ان کے دِلوں سے نکال دے، اِقتدار کی ہوس ان کے دلوں سے نکال دے، دُنیا کے نقشے کے بارے میں بے رغبتی ان کے دِلوں میں پیدا فرما دے۔ موت کی حقیقت ان کو عطا فرما دے، قناعت کی دولت ان کو نصیب فرما۔ اے اللہ! صبر و اخلاص مجاہدے کی طاقت ان کو نصیب فرما۔ اے خدا! جس مجاہدے پر انسان اندر سے تیرے انوارات سے جگمگا جاتا ہے۔ اور تیری صفات اخلاق ان اعلیٰ مجاہدوں برائے اللہ ترقیات کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور اَخلاق کی چوٹیوں پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

انسان پہنچ جاتا ہے اے اللہ! وہ مجاہدے کی دولت ہم سب کو نصیب فرما۔ اے اللہ! جس طرح تو نے یہ کام اٹھایا اس کام کو ہدایت کے پوری دنیا میں آجانے کا اس کام کو سو فی صد ذریعہ قرار دیدے۔ اے اللہ! سارے انسانوں کے لئے اور سارے ملکوں کے لئے اور سارے انسانوں کے لئے ہدایت ملنے کا سبب اس کو قرار دیدے، سارے زمانوں، قوموں، ملکوں میں اس محنت کو پہنچنے کے لئے قبول فرمالے اور یا اللہ ہدایت عام فرما۔ ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو، ہمارے رشتہ داروں کو اور اس کام میں لگنے والوں کو، ان کے متعلقین اور رشتہ داروں کو، ان سے تعلق و محبت رکھنے والوں کو اس ہدایت میں سے نصیب فرما۔ جو تو مجاہدین کو ہدایت دیا کرتا ہے اور تو داعیوں کو ہدایت دیا کرتا ہے اور جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھیوں کو نصیب فرمائی تھی اور تو نے انبیاء سابقین کو اور اولیاء اللہ کو ہدایت و قربانی عطا فرمائی تھی۔ اے اللہ اس ہدایت سے ہم سب کو بھرپور حصہ نصیب فرما۔ اے اللہ ان خالی ہاتھوں کو اپنے کرم سے بھر دے اور ان خالی دلوں کو اپنے کرم سے بھر دے، اپنے عشق سے اور اپنی محبت سے ہدایت کا فرمان ہمارے لئے فرما دے۔ یا اللہ پوری اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اے اللہ! اے اللہ جو انھیں ضلالت کی طرف کھینچے ان کے ہاتھوں سے انھیں چھڑا دے اور جو انھیں ہدایت کی طرف کھینچے ان کے ہاتھوں کی طرف ان کو منتقل کر دے اے خدا! اس اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود، نصاریٰ، مشرکین و ملحدین کے ہاتھوں سے چھڑا دے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادوں پر ان کو کھڑا کر دے اے اللہ ان کے یقینوں کو ٹھیک کر ان کو ہدایت نصیب فرما، ان کو ایمان کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

قوّت نصیب فرما۔ ان کو علوم نبویّہ کا استقبال نصیب فرما۔ اسلام کی دولت اِن کے
سینوں میں اُتار دے۔ اور اپنا ذکر ان کے دِلوں کو نصیب فرما دے اور دُنیا کی
بے رغبتی نصیب فرما کر علمِ دین سیکھنے کے مطابق زندگی گذارنے کی ہدایت نصیب
فرما۔ عام انسانوں کو ہدایت نصیب فرما۔ اس مُلک کے بسنے والوں کو ہدایت
نصیب فرما۔ اے اللہ اس ملک کے حاکم ومحکوم کو۔ یہاں کی اقلیت و اکثریت کی
کو اے اللہ اس راستہ کی ہدایت نصیب فرما۔ اے اللہ درندوں کی اور اژدہو
کی قسم کے جتنے انسان اور درندے انسان ہیں اور جن کو تجھے انسانیت سے نوازنا
ہی نہیں، اے خدا ایسے ایسوں کو چُن چُن کر ہلاک فرما۔ ایسوں کو زمینوں کو ان
کے لئے پھاڑ دے، ایسوں کے مکانوں کو اُن پر توڑ دے ایسوں سے نعمتوں کو
اپنی چھین لے، ایسی عبرتناک سزائیں عطا فرما کہ دنیا دیکھ لے کہ جو انسانیت کو
بگاڑتا ہے خدا اس کی صورتوں کو اس طرح بدلتا ہے، اے خدا ظالم ترین مفسد
ترین انسانوں کو چُن چُن کر ہلاک فرما۔ جن ناکوں کی ہدایت سے قوموں اور ملکوں
میں ہدایت آجائے اُن کو ہدایت نصیب فرما اور جن ناکوں کی ہلاکت سے اے اللہ
قوموں اور ملکوں کے ضلالت و فساد ختم ہوجائیں اے اللہ اس کو چُن چُن کر ہلاک
فرما دے اے خدا لوٹ کھسوٹ کے ماحول کو ختم کر، ظلم وستم کے ماحول کو ختم کر،
عدل وانصاف کے ماحول کو قائم کر، علم وذکر کے ماحول کو قائم کر، خدمتِ خلق
کے ماحول کو قائم کر، تعاون وہمدردی ومحبّت کے ماحول کو قائم کر، اے اللہ ہماری
دُعاؤں کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرما۔ ہمارے مقروضوں کے قرضوں کی
ادائیگی فرما۔ ہمارے محتاجوں کی حاجتوں کو پورا فرما۔ ہمارے بیماروں کو تندرستی

toobaa-elibrary.blogspot.com

433

عطا فرما، جو آنکھ کے بیمار ہیں ان کو آنکھ کی شفا عطا فرما۔ اے اللہ جو معدے کے بیمار ہیں ان کو معدے کی شفا عطا فرما، اور بقیہ جتنے آدمیوں نے اس جلسے میں ہم سے دعاؤں کے لئے کہا یا آج تک اس سے پہلے ہم سے دعاؤں کو کہا یا آئندہ ہم سے وہ دعاؤں کو کہیں اے اللہ سب کی حاجتوں کو پورا فرما اور سب کی پریشانیوں کو ختم فرما۔ اے اللہ! اس جلسے کے سارے ہی انسانوں کے لئے اور سارے ہی مسلمانوں کے لئے اس جلسے کو انتہائی باعثِ خیر و برکت باعثِ رشد و ہدایت، باعثِ لطف و رفعت اور باعثِ فلاح و فوز اپنے لطف و کرم سے فرما۔ ہماری دعاؤں کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما۔ ان نکلنے والوں کو اپنے کرم سے قبول فرما۔ آمین ط

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

toobaa-elibrary.blogspot.com

مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

کی چند اہم شاہکار تصنیفات

تاریخ دعوت و عزیمت مکمل (چھ حصے)
مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش
انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر
منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین
دریائے کابل سے دریائے یرموک تک
تذکرہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادیؒ
تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات
تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب
مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں
نئی دنیا امریکہ میں صاف صاف باتیں
جب ایمان کی بہار آئی
مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت
حجاز مقدس اور جزیرۃ العرب
عصر حاضر میں دین کی تفہیم و تشریح
تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک
مطالعہ قرآن کے مبادی اصول
سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
خواتین اور دین کی خدمت
کاروان ایمان و عزیمت
سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

نبی رحمت مکمل
حدیث کا بنیادی کردار
معرکۂ ایمان و مادیت
پرانے چراغ مکمل (دو حصے)
ارکان اربعہ
نقوشِ اقبال
کاروانِ مدینہ
قادیانیت
تعمیر انسانیت
حدیث پاکستان
اصلاحیات
صحبتے با اہل دل
کاروانِ زندگی مکمل
مذہب و تمدن
دستور حیات
حیات عبدالحیؒ
دو متضاد تصویریں
تحفۂ پاکستان
پاجا سراغ زندگی
عالم عربی کا المیہ

ناشر: فضل ربی ندوی — فون ۶۲۱۸۱۷ – ۶۲۰۸۹۹
مجلسِ نشریاتِ اسلام، ناظم آباد مینشن، ۱۔کے۔۳، ناظم آباد نمبر ۱، کراچی ۱۸

toobaa-elibrary.blogspot.com